ما لا يسعُ المسلمَ جهلُهُ

تاليف

فخر الدين بن الزبير المَحَسي

تمام مسلمانوں کے لئے بنیادی اسلامی تعلیمات

Urdu

اوردو

ما لا يسعُ المسلمَ جهلُهُ

طاقات للإستشارات التعليمية والتربوية
TAQAT EDUCATIONAL CONSULTING

TaqatEdu@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمہ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین

اما بعد:

یہ ایک مختصر متن ہے جس کا نام «ما لا یسع المسلم جھلہ» یعنی ایسا نصاب جس سے کسی مسلمان کے بے خبر اور لا علم رہنے کی گنجائش نہیں جسے اس کتاب کے مؤلف نے نہایت مضبوط پیرائے میں ڈھالا اور انتہائی سنجیدہ طور پر قلم بند کیا ہے۔ یہ کتاب مشتمل ہے ارکان اسلام اور ارکان ایمان جیسے عظیم مبادیات پر، اور تربیتی مقصد کے حصول کے لئے شرح بھی کی گئی ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی مدرس یا معلم اس کی مختصر، درمیانی یا طویل شرح کرنا چاہیں تاکہ زمان و مکان اور موقع محل کے اعتبار سے ہر خاص و عام اس سے مستفید ہوسکے۔اس متن کو عام کرنے کا مقصد بھی یہ ہی ہے کہ عام مسلمانوں کے لئے دین کی بنیادی اور ضروری معلومات کو یاد کرنا آسان ہوجائے، اور وہ انہیں حفظ کریں، سمجھیں، ان پر عمل کریں اور اپنی لاعلمی اور جہالت کو دور کریں۔مؤلف اس بات کے بھی حریص ہیں کہ ایسا مضبوط متن پیش کیا جائے جو فقہی اختلافات اور علماء کے اجتہادات سے دور ہو اور مختلف زمان و مکان و احوال کے مطابق اس کی شرح کرنا لوگوں کے لئے آسان ہو اور یہ متن

ہر اس شخص کے لئے ایک ریفرینس کا کام دے جو اس کی شرح کا ارادہ رکھتا ہو حالت سفر میں ہو یا حالت حضر کی مصروفیات میں۔

یہاں کتاب کے مؤلف نے، (اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے) اس کی نشر و اشاعت کو ہر مسلمان کے لئے وقف کیا ہے بشرطیکہ اس کے متن میں کسی قسم کی کمی یا اضافہ نہ کیا جائے اور اصل متن میں کسی بھی قسم کی تبدیلی، تغیر اور تعدیل سے بچا جائے۔ ایجو کیشنل کاؤنسل نے اس کتاب کے ترجمہ، نشر و اشاعت اور پبلیکیشن کی اجازت دی ہے

ہم اللہ عزوجل سے اس کے اسماء حسنی اور صفات عالیا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس عمل کو خالص اس کی رضا کی خاطر قبول فرمادے اور مؤلف کو اس کی زندگی اور موت کے بعد اس سے نفع پہنچائے اور اسے بھی جو اسے پڑھے یا نشر اور اشاعت کرے اور اللہ تعالی اس بات پر خوب قادر ہے۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

د. عبدالله بن محمد الغامدي

مدير طاقات للاستشارات التعليمية والتربية. جدة

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین

اما بعد:

یہ ایک مختصر متن ہے جس کا نام «ما لا یسع المسلم جھلہ» یعنی ایسا نصاب جس سے کسی مسلمان کے بے خبر اور لا علم رہنے کی گنجائش نہیں جسے اس کتاب کے مؤلف نے نہایت مضبوط پیرائے میں ڈھالا اور انتہائی سنجیدہ طور پر قلم بند کیا ہے۔ یہ کتاب مشتمل ہے ارکان اسلام اور ارکان ایمان جیسے عظیم مبادیات پر، اور تربیتی مقصد کے حصول کے لئے شرح بھی کی گئی ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی مدرس یا معلم اس کی مختصر، درمیانی یا طویل شرح کرنا چاہیں تاکہ زمان و مکان اور موقع محل کے اعتبار سے ہر خاص و عام اس سے مستفید ہوسکے۔اس متن کو عام کرنے کا مقصد بھی یہ ہی ہے کہ عام مسلمانوں کے لئے دین کی بنیادی اور ضروری معلومات کو یاد کرنا آسان ہوجائے، اور وہ انہیں حفظ کریں، سمجھیں، ان پر عمل کریں اور اپنی لاعلمی اور جہالت کو دور کریں۔مؤلف اس بات کے بھی حریص ہیں کہ ایسا مضبوط متن پیش کیا جائے جو فقہی اختلافات اور علماء کے اجتہادات سے دور ہو اور مختلف زمان و مکان و احوال کے مطابق اس کی شرح کرنا لوگوں کے لئے آسان ہو اور یہ متن ہر اس شخص کے لئے ایک ریفرینس کا کام دے جو اس کی شرح کا ارادہ رکھتا ہو حالت سفر میں ہو یا حالت حضر کی مصروفیات میں۔

یہاں کتاب کے مؤلف نے، (اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے) اس کی نشر و اشاعت کو ہر مسلمان کے لئے وقف کیا ہے بشرطیکہ اس کے متن میں کسی قسم کی کمی یا اضافہ نہ کیا جائے اور اصل متن میں کسی بھی قسم کی تبدیلی، تغیر اور تعدیل سے بچا جائے۔ ایجوکیشنل کاؤنسل نے اس کتاب کے ترجمہ، نشر و اشاعت اور پبلیکیشن کی اجازت دی ہے

ہم اللہ عزوجل سے اس کے اسماء حسنی اور صفات عالیا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس عمل کو خالص اس کی رضا کی خاطر قبول فرمادے اور مؤلف کو اس کی زندگی اور موت کے بعد اس سے نفع پہنچائے اور اسے بھی جو اسے پڑھے یا نشر اور اشاعت کرے اور اللہ تعالی اس بات پر خوب قادر ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وأصحابہ ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین

ایمان

❀ ایمان کی تعریف

ایمان کہتے ہیں اللہ تعالی کی تصدیق اور اللہ کو مان کر اس کے اقرار کرنے کو اسی طرح ہر اس خبر کی تصدیق جو اللہ سے متعلق ثابت ہو، اور اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنا۔ ایمان مشتمل ہے دل کے عقیدے، زبان کے اقوال اور اعضاء کے اعمال پر ۔[1]

ایمان کے ارکان

❀ ایمان کے چھ ارکان ہیں :

1. اللہ تعالی پر ایمان
2. اللہ کے ملائکہ پر ایمان
3. اللہ کی کتابوں پر ایمان
4. اللہ کے رسولوں پر ایمان
5. آخرت کے دن پر ایمان
6. اور تقدیر پر ایمان (خیر ہو یا شر)

پہلا رُکن: ایمان باللہ

- اللہ پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالٰی کے وجود پر ایمان لانا اور اِس بات پر ایمان لانا کہ اللہ سبحان تعالٰی کو یہ دُنیاوی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور اللہ کے علم کا مخلوق احاطہ نہیں کر سکتی اور اللہ کے وجود پر جو دلائل ہیں وہ فطری ، قطعی اور حقیقی ہیں، جس پر تمام عقلاء (عقل

(1) ان میں سے کسی بھی خبر میں اگر کمی ہو تو اسی اعتبار سے ایمان میں نقص ہو گا۔

والے) متفق ہیں۔ پس خواہ اُن میں سے ایمان لانے والے ہوں یا بے ایمان، انکار کوئی نہیں کر سکتا حتیٰ کہ جو اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے جیسے ملحد (ایتھسٹ) بھی اپنے دل میں اللہ ، علم و قدرت والے خالق کو ماننے کے لیے بے بس ہوتے ہیں ۔

- اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ رب العالمین ہر چیز کا رب ہے یعنیٰ مالک وخالق ہے اور کائنات کا مدبر نظام چلانے والا ہے، کاموں کو مقدر کرنے والا ہے ، رزق کو تقسیم کرنے والا ہے، جسکو قسمت کہا جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کچھ کرنا چاہے تو اسے صرف کُن کہتا ہے اور وہ کام ہوجاتا ہے ۔
- اور اس بات پر ایمان کہ اللہ سبحان تعالیٰ صفاتِ کمال اور صفاتِ عظمت اور بلندی سے متصف ہے اور اللہ کے مثل جیسی کوئی چیز نہیں اور اللہ تعالیٰ کی کیفیت کے بارے میں سوچا ہی نہیں جاسکتا اور نہ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اوصاف کے علاوہ کسی اور صفت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو متصف کیا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے جو اوصاف قرآن کریم میں بیان کیے ہیں اور احادیث رسول میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی جو صفات ذکر کی ہیں ، وہی ثابت ہیں ۔
- اور اس بات پر ایمان لانا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی مستحقِ عبادت ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کا حق نہیں رکھتا جیسے ملائکہ، انبیاء یا اولیاء ۔ نہ قلبی عبادات؛ جیسے توکل ،خوف ، اُمید ، محبت ، نہ قولی عبادات؛ جیسے ذکر ، دعا ، نذر ، اور اسی طرح فعلی عبادات کا بھی کوئی اور حق دار نہیں جیسے نماز، حج، قربانی اور ذبیحہ وغیرہ۔

دوسرا رُکن :فرشتوں پر ایمان

- فرشتوں پر ایمان کا مطلب اس بات پر ایمان لانا ہے کہ فرشتے اللہ کی مخلوقات میں سے ایسی مخلوق ہیں جو اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اُنہیں جو حکم ملتا ہے اسے وہ بجا لاتے ہیں۔
- یہ سب کے سب نُور سے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان میں مؤنث (فی میل) نہیں ہیں، انکے بہت عظیم خصائص ہیں اور یہ بڑی خصوصیات کے مالک ہیں۔ اللہ کے علاوہ اُنہیں کوئی شمار نہیں کر سکتا۔
- ان فرشتوں کے کام اور ذمےداریاں ہیں، مثلاً جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے، میکائیل علیہ السلام کے ذمہ بارش کی ذمےداری ہے اور اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ صُور پھونکنے کی اور مالک کے ذمہ جہنم کی چوکیداری ہے اور اسی طرح جنت کا خازن رضوان ہے اس کے ذمہ میں جنت کی پاسبانی ہے، ملک الموت موت کا فرشتہ، اور منکر و نکیر قبر میں سوالات و جوابات لینے والے فرشتے، اور اسی طرح سے اللہ کی طرف سے محافظ فرشتے ہیں جو بندوں کے نامہ اعمال کو لکھتے ہیں اور کچھ فرشتے حاملین عرش ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے عرش کو اُٹھایا ہوا ہے اور اسی طرح فرشتوں کا ایک طبقہ جو مخصوص ہے صرف اللہ کی عبادت کے لیے ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے ان کی تخلیق کی ہے ۔بعض فرشتوں نے نبی ﷺ کے ساتھ غزوات و جنگوں میں جہاد کیا اور بعض فرشتوں کو رسول اللہ ﷺ نے شبِ معراج اور اِسراء میں دیکھا اور ان سے ملاقات کی۔

تیسرا رکن :آسمانی کتابوں پر ایمان

- آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ رب العالمین نے اپنے رسولوں پر آسمان سے کتابیں نازل کیں تا کہ اللہ کی مخلوق پر حجت قائم ہو کہ اللہ رب العالمین نے انہیں موحّد اور فطرت پر پیدا کیا ہے اور وہ اَصلاً سب کے سب دین اسلام پر قائم تھے تو شیاطین نے انھیں گمراہ کیا۔ اِن کتابوں میں لوگوں کے لیے تذکیر و یاد دہانی ہے، اور تعلیم ہے نفع بخش علم کی، اور ان کے احوال کی اصلاح بلکہ ان کے معاشروں کی اصلاح کی تعلیمات ہیں۔
- ان کتابوں میں سے ابراہیم علیہ اسلام کے صحیفے بھی ہیں ، موسیٰ علیہ اسلام پر نازل شدہ تورات اور داوٗد علیہ اسلام پر نازل ہونے والی کتاب زبور اور عیسیٰ علیہ اسلام پر نازل کردہ انجیل ۔ ان آسمانی کتابوں کا خاتمہ قرآن عظیم کے ذریعے ہوا جو نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئ آخری کتاب ہے۔
- لہٰذا قرآن، اللہ کا ایک ایسا کلام ہے جسے اللہ تعالی نے عربی زبان میں نازل کیا اور تمام سابقہ کتابوں کے ذریعے منسوخ کر کے اسے ناسخ اور ان سابقہ کتابوں پر حاکم بنایا۔ ان سابقہ کتابوں کے آسمان سے نزول کی قرآن تصدیق کرتا ہے اور ساتھ ہی سابقہ کتابوں میں جو تحریف اور ردوبدل کی گئ ہے اس کی وضاحت کرتا ہے۔ قرآن قیامت تک محفوظ ہے کہ اللہ رب العالمین نے تمام مخلوقات کو چیلنج کیا کہ اگر کوئی قرآن جیسی کتاب لا سکتا ہے تو لائے یا قرآن کے کسی ایک چھوٹے سے حصے یا بعض قرآنی آیات کو بھی اگر گڑھ کر لا سکتا ہے تو کھلی چھوٹ ہے، لا کر پیش کرے ۔

چوتھا رکن: ایمان بالرسول

- ایمان بالرسول کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ رب العالمین نے بنی نوع انسان اور بشری مخلوق میں سے کچھ لوگوں کو اپنے رسول اور پیغمبروں کے طور پر چن کر بھیجا تا کہ وہ راہ ہدایت لوگوں کے سامنے واضح کریں اور اللہ تعالی کی توحید اور اللہ تعالی کے عبودیت کا بول بالا ہو اور اللہ تعالی کی طرف سے مخلوقات پر حجت قائم ہو ۔انبیاء علیہم السلام میں سے بعض کو بعض پراللہ تعالی نے فضیلت عطا کی۔ تمام کے تمام انبیاء علیہم السلام، اللہ تعالی کی طرف سے معصوم ہیں ۔ جو کچھ بھی اللہ تعالی کی طرف سے انہوں نے پہنچایا وہ مامون و محفوظ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے بہت سے معجزات بھی ہیں جس سے ان کی رسالت و پیغمبری کی تائید و تصدیق ہوتی ہے۔
- سب کے سب انبیاء علیہم السلام آپس میں ایک دوسرے کی رسالت اور پیغمبری کی تصدیق کرتے ہیں جیسے توحید، عبادت اگرچہ شریعت کے زمان و مکان کے اعتبار سے مختلف رہی ہیں ۔
- تمام انبیاء علیہم السلام میں افضل اور اولو العزم رسول بالترتیب یہ ہیں : نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام ، موسی علیہ السلام ، عیسی علیہ السلام اور محمد ﷺ ہیں ۔
- اور عیسی علیہ السلام اللہ تعالٰی کے بندے اور رسول ہیں، اور اللہ کا وہ بندہ ہیں جنہیں اللہ تعالی نے مریم علیہ السلام کے رحم میں بھیجا اور یہ کہ وہ زندہ ہی دنیا سے اٹھا لیے گئے اور قیامت کے قریب واپس آسمان سے زمین پر اتارے جائیں گے۔
- تمام اقوام کی طرف اللہ تعالی کی طرف سے نبی اور رسول بھیجے گئے تھے۔ نبی وہ تھے جو پہلے رسولوں کی شریعت اور نشر و اشاعت

کے لئے آئے اور رسول نئی شریعت لے کر آتے تھے ، اور تمام انبیاء اور رسولوں کے خاتم محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کی آمد سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کی بشارت دی جو یقینی دلیل ہے نبی ﷺ کی رسالت کی سچی

- اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ یہ پہچانیں کہ محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب الھاشمی القریشی مکہ میں عام الفیل کو پیر کے دن پیدا ہوئے ، اور یتیم پیدا ہوئے ، باپ کی وفات پہلے ہوگئ تھی۔ جنھیں نبی ﷺ نے نہیں دیکھا پھر ماں کی وفات ہوگئ تو دادا عبد المطلب نے نبی ﷺ کی پرورش کی اور دادا کے بعد چچا ابو طالب نے پرورش کی۔

- جب سن تمیز کو پہنچے تو بکریاں چرانے کے کاروبار میں نبی ﷺ لگ گئے پھر اس کے بعد تجارت سے منسلک ہوئے اور سچائی اور امانت کے ساتھ صادق اور امین کے طور پر مشہور ہوئے۔ پچیس (25) سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہاسے آپکا نکاح ہوا۔

- بعد ازیں جب چالیس سال کے ہوئے تو غارِ حرا میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ کی عبادت اور توحید کی دعوت دی۔ عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والی ہستی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہاتھیں ، اور مردوں میں سے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ، اور بچوں میں سے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔

- آپ ﷺ نے اپنی جان و مال کو اللہ کی دعوت کے راستے میں بہترین خرچ کیا ذاتی طور پرامتحانات کا سامنا کرنا پڑا ، لیکن اللہ تعالی کی تائید ونصرت ہمیشہ شاملِ حال رہی۔ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر معجزات کا اظہار بھی کیا اور آخر میں ایک رات مسجدِ حرام سے

راتوں رات مسجد اقصیٰ پہنچے ، پھر وہاں سے آسمانوں کی بلندیوں تک ،اور اللہ تعالی کی بڑی بڑی نشانیاں، معجزات اور علامات دیکھیں۔

- پھر نبی ﷺ نے مدینہ ہجرت کی، مسجد قبا کی تعمیر کی، مسجد نبوی بنائی، اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے ارد گرد اکھٹا کیا اور اللہ کے راستے میں جہاد کا آغاز غزوۂ بدر سن دو ہجری سے کیا ، جس میں مسلمانوں کو واضح اور نمایاں فتح نصیب ہوئی، پھر اس کے بعد سن تین ہجری میں غزوۂ احد جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انتہائی کٹھن امتحان سے گزرے ۔ نبی ﷺ کے بعض احکامات ماننے میں تقصیر اور کوتاہی کی وجہ سے بعدازاں غزوہ خندق سن پانچ ہجری میں پیش آیا ۔ پھر غزوہ بنی مصطلق ، اور حادثہ افک سن چھ ہجری میں پیش آیا کہ منافقوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہاکی ناموس پر حملہ کر کے تہمت لگائی۔ اللہ تعالی نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے وحی کے ذریعہ ان کی برأت نازل فرمائی۔ بعد ازاں غزوۂ بنی قریظہ پیش آیا، پھر اس کے بعد واقعۂ صلح حدیبیہ پیش آیا ، بیعتِ رضوان سن چھ ہجری کو واقع ہوا، پھر غزوہ خیبر سات ہجری میں پیش آیا، اور اس کے بعد غزوۂ مؤتہ سن آٹھ ھجری میں پیش آیا، اور پھر رمضان سن آٹھ ہجری میں فتح مکہ کا عظیم واقعہ پیش آیا جس میں اللہ نے دین حق کو نمایاں فتح نصیب کی اور باطل کو زمین بوس کیا۔ اس کے بعد اُسی سن آٹھ ہجری کو تیسرا غزوۂ حنین پیش آیا، اور پھر سن نو ہجری میں غزوۂ تبوک پیش آیا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس جوق در جوق وفد آئے اور مختلف قبائل نے فوج در فوج اسلام قبول کرنا شروع کیا ۔

- بعد ازاں جو بڑے حادثات نبی ﷺ کی زندگی میں پیش آئے ان میں آخر وقت میں حجتہ الوداع سن دس ہجری میں پیش آیا اور اسکے تین مہینے بعد آپ ﷺ وفات پا گئے اور اپنی وفات تک آپ ﷺ نے

امانت کی مکمل ادائیگی کی اور دین حق کی تبلیغ کی ذمہ داری کا حق ادا کیا جس کے لئے آپ ﷺ رسول بنائے گئے تھے۔ آپ ﷺ کی شریعت اور سنت قیامت تک بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے باقی ہے۔ جو آپ ﷺ کی اتباع کریگا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو روگردانی (اتباع سے انکار) کرے گا وہ جہنم میں داخل ہو گا۔

پانچواں رکن: آخرت کے دن پر ایمان

- آخرت کے دن پر ایمان لانے کا مطلب ہر اس چیز پر ایمان لانا جو موت کے بعد پیش آئے گی، ملک الموت کے روح قبض کرتے ہی، اور یہ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن ساری مخلوقات کو اکٹھا کرے گا ۔ ایمان بالآخرت سے متعلق چند باتیں ہیں جن کا خیال رکھیں ۔
- آخرت کے مقدمات پر جو پیشنگوئیاں ہیں ان پر ایمان رکھنا یعنی آخرت سے پہلے موت، سکرات الموت، موت کی مشقت، جسم سے روح کا نکلنا، اسے آسمانوں کی طرف لے کر جایا جانا، قبر میں جو فرشتوں کی طرف سے سوال و جواب ہونگے رب کے بارے میں، دین کے بارے میں، نبی ﷺ کے بارے میں اور اس کے بعد قبر میں اہل ایمان کے لئے جو نعمتیں ہیں اور اہل کفار کے لیے عذاب قیامت تک۔
- اسی طرح قیامت کی چھوٹی نشانیوں پر ایمان لانا ، جیسے فتنوں کا ظہور اور حالات کا بدل جانا اور قیامت کی بڑی نشانیاں جیسے بڑی قیامت سے پہلے کی جنگیں، دجال کا ظہور، دابۃ الارض کا ظہور، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا۔
- اسی طرح آخرت پر ایمان میں ہی داخل ہیں(نفخۃ اولی) پہلی دفعہ جب صُور پھونکا جائے گا تو لوگوں کی موت ہو جائے گی۔ جس سے آسمانوں اور

زمین کی تمام چیزیں بے ہوش ہو جائیں گی (الا ما شاء اللہ) پھر(نفخۃ ثانیہ) ہوگا جس کے ذریعے تمام کے تمام لوگ زندہ کئے جائیں گے اور اللہ رب العالمین کے سامنے حشر میں جمع کئے جائیں گے۔

- اور محشر پر ایمان کہ یہاں پر لوگوں کو پچاس ہزار سال تک کھڑے رہنا پڑے گا۔ ان کے سروں سے آفتاب انتہائی قریب ہو جائے گا اور اعمال کے اعتبار سے وہ پسینے میں غرق ہوں گے۔

- اسی طرح آخرت پر ایمان میں یہ بھی داخل ہے کہ شفاعت عظمی جو اللہ کے نبی ﷺ کو عطا ہو گی اس پر ایمان لانا کہ شفاعت کے ذریعے اللہ رب العالمین تمام مخلوقات کے درمیان فیصلہ کریں گے اور اس کے علاوہ جنت میں داخل ہونے کے لئے شفاعت ہوگی اور شفاعت کے نتیجے میں عذاب میں کمی ہوگی اور جہنم سے لوگوں کو نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا وغیرہ۔

- اسی طرح اس بات پر ایمان لانا کہ آخرت میں تمام انبیاء کے لئے حوض ہو نگے پانی کے، جس سے ان کے امتیں پانی نوش فرمائیں گی۔ان میں سے نبی ﷺ کا سب سے بڑا حوض ہوگا۔ جو اس سے ایک دفعہ پی لے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

- اس بات پر اس طرح ایمان لانا کے اعمال کا محاسبہ ہوگا اور نامہ اعمال کے دفتر کھولے جائیں گے اور ترازو نصب کر دیا جائے گا جس کے نامہ اعمال بلند ہوئے وہ کامیاب اور جس کے ہلکے ہوئے وہ ناکام۔ پھر لوگ پل صراط پر سے اپنے اعمال کے اعتبار سے تیز یا سست رفتار کے ساتھ گزریں گے جس کا عمل اچھا ہوا وہ پل صراط کو پار کر کے جنت میں پہنچ جائے گا ورنہ جہنم میں گر پڑے گا۔

- جنت پر ایمان لانا اور جنت کی ان نعمتوں پر ایمان لانا جو کبھی فنا نہیں

ہونگیں۔ سب سے بڑی جنت کی نعمت اللہ کریم کے چہرے کی زیارت ہے اور اللہ کی رضا مندی کا حصول۔

- جہنم پر اور اس کی شعلہ زن آگ پر ایمان لانا یہ کہ کفار ہمیشہ جہنم میں رہیں گے جہاں تک نافرمان، گناہگار مومنوں کا تعلق ہے تو وہ عذاب کے بعد جب اللہ چاہے گا تو جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔
- اس بات پر ایمان لانا کہ جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت کی بدولت ہوگا نہ کہ اپنے عمل کی بدولت اور یہ کہ جہنم میں داخلہ اللہ تعالی کی حکمت اور عدل کے نتیجے میں ہو گا نا کہ ظلم کی بنا پر ۔

چھٹا رکن: تقدیر پر ایمان

قضاوقدر پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ جو کچھ بھی کائنات میں ہوتا ہے وہ اللہ تعالی کے علم میں اور اللہ تعالی کی مقرر کردہ تقدیر اور مشیت کے مطابق ہی ہوتا ہے اور سب کچھ اللہ تعالی ہی کا پیدا کردہ ہے، اللہ کی مشیت اور اللہ کی قضاوقدر کے بغیر کچھ بھی واقع نہیں ہوا اور نہ ہوتا ہے ۔ تقدیر کے چار مرتبات یعنی ایمان بالقدر کے چار مرتبات ہیں۔

پہلا مرتبہ: علم

انسان اس بات پر ایمان رکھے کہ اللہ رب العالمین ازل سے ابد تک ہمیشہ سے ہر چیز کا جملاً و تفصیلاً علم رکھتا ہے۔[1]

دوسرا مرتبہ: کتابت

اللہ نے اپنے علم کی روشنی میں تقدیر کو لکھا ہے ۔اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالی نے ہر چیز کی تقدیر لوح محفوظ میں لکھ رکھی ہے آسمان و زمین کی

(1) ہونے سے پہلے، ہونے کے بعد، ہر خیر کا اللہ رب العالمین کو ایک ساتھ علم ہے۔

تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے۔

تیسرا مرتبہ :اللہ کی مشیت

اس بات پر ایمان لانا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالی کی مشیت سے ہوتی ہے اللہ کی مشیت کے خلاف کچھ بھی نہیں ہوتا ۔

چوتھا مرتبہ : تخلیق

یعنی اس بات پر ایمان کہ اللہ تعالی ہر چیز کا خالق ہے۔

ہر انسان کی ایک اپنی مشیت بھی ہے، اپنے افعال انجام دینے میں اپنا اختیار بھی ہے ۔اللہ تعالی نے ان دونوں راستوں(حق اور باطل) کو بیان کر کے رکھ دیا ہے ،پھر اسے اختیار دیا ہے کہ وہ حق کو اختیار کرے یا اپنی مرضی سے باطل کو اختیار کرے ۔ اللہ کے علم اور تقدیر سے کوئی چیز خارج نہیں ۔ اللہ رب العالمین کی تقدیر پر ایمان لانا، اس کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا، اس پر راضی رہنا یہ ایمان بالقدر میں شامل ہے، لیکن یہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ تقدیر کو گناہ کرنے کے لئے حجت اور دلیل بنائے۔

❀ نواقضِ اسلام/ ایمان

- پہلا شرکِ اکبر ہے ، یعنی اللہ کے ساتھ یا اللہ کی صفات میں کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا۔ اللہ کا جو حق ہے بندوں پر عبادت کا اس میں کسی اور کو بھی عبادت کا حقدار قرار دیا جائے یا اللہ تعالٰی کی ربوبیت میں، یا کائنات میں جو اللہ تعالٰی کا تصرف ہے اسکے حق وقدرت میں مخلوقات میں سے کسی کو بھی ادنی سا شریک بھی کیا جائے۔(1)

(1)یہ تمام امور ایمان کے منافی ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے والے کام ہیں۔

- دوسرا ہے اللہ اور اللہ کی مخلوق کے درمیان میں کوئی ایسا واسطہ یا وسیلہ بنانا جس سے بندے فریاد کریں ، یا اللہ کے علاوہ اسکی عبادت کریں، یا اسکے لیے نذر ونیاز اور قربانیاں پیش کی جانے لگیں ۔
- تیسرا ہے اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے کسی چیز کا مذاق اُڑانا، یا قولاً و فعلاً اسکی اہانت کرنا۔
- چوتھا ہے جادو ۔ جادو کے لیے جِنّوں کا تقرب ، شیاطین کا تقرب حاصل کرنا، کاہنوں، شعبدہ بازوں کا تقرب حاصل کرنا، یا جادو سیکھنا، سکھانا، علمِ غیب کا دعویٰ کرنا ۔
- اللہ کی نازل کردہ کسی چیز سے بغض رکھنا یا اللہ کی شریعت کو ناپسند کرنا۔[1]
- اللہ کے دین سے اعراض کرنا، اور اللہ کے دین کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنا اور دین کے جو ثوابت ہیں ،بنیادیں ہیں ،یا واضح فرائض ہیں ان میں سے کسی کا انکار کرنا۔
- اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون کو اہمیت دینا ، یا اس کو اللہ کی شریعت پر فوقیت دینا اور اس بات کا اعتقاد رکھنا یا دل کے اندر شبہہ پیدا ہونا کے موجودہ دور میں اللہ کی شریعت قابل عمل نہیں۔[2]
- یہ عقیدہ رکھنا کہ طریقہ شریعت محمدی کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہے ، اور اُولیاء کے لیے جائز ہے کہ وہ شریعت محمدی ﷺ کی پابندی نہ کریں۔[3]

---

(1) یہ ایک بہت بڑی بیماری اس زمانے میں پائی جاتی ہے حتیٰ کہ مثال کے طور پر سردی وغیرہ میں عام حالات میں وضو کرنا ، غسل کرنا ، یا تدفین کا مسئلہ ہے، یا زکوۃ دینے کا ،الغرض یہ کہ اپنے مزاج کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کی شریعت کے کسی بھی حکم کو ناپسند کرنا ۔جیسے حدود اور تعزیرات وغیرہ۔
(2) اور یہ اعتقاد رکھنا کہ شریعت محمدی ﷺ قابل عمل نہیں۔
(3) (نعوذ باللہ) ، یعنی اس بات کا اعتقاد رکھنا نواقض اسلام میں سے ہے کہ لوگ جن کو اللہ کے اولیاء کہتے ہیں وہ شریعت محمدی ﷺ کی پابندی سے باہر ہیں۔

- موالات کفار یعنی کفار کے ساتھ وفاداری اور ان کے کفر کو یا انکے دین کو پسند کرنا، یا انکے دین کو قابل عمل سمجھنا اور اسلام کے خلاف کفار کی مناصرت اور مدد کرنا ۔

❀ ایمان میں اضافہ

اَلإِیمَانُ یَزِیدُ بِالطَّاعَةِ وَیَنقُصُ بِالمَعصِیَةِ،

ایمان اللہ کی اطاعت سے بڑھتا ہے اور اللہ کی نافرمانی اور گناہوں سے گھٹتا ہے ،اور ایمان کی تقویت کے کئی ایک اسباب ہیں جن میں سے ہم چند ایک بیان کر رہے ہیں

ایمان پر ثابت قدمی کے لیے کثرت سے

1. دعا کرنا۔
2. کی نیت اور کوشش۔ قرآن کی تلاوت تدبر کے ساتھ، اور اس پر عمل کرنے
3. علم حاصل کرنا، وعظ و نصیحت کی باتیں اور خطابات سننا ۔
4. نیک، صالح نصیحت کرنے والے دوست و احباب، سہیلیاں اور ساتھیوں کا انتخاب کرنا اور انکی صحبت اختیار کرنا۔
5. نماز باجماعت کی پابندی[1] اور مساجد کے ساتھ دل لگا کر رکھنا۔
6. نفلی عبادات کی کثرت کرنا۔
7. کثرت سے ہمیشہ توبہ و استغفار اور اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔
8. بیماروں کی عیادت اور جنازوں میں شرکت کرنا۔
9. ۔قبروں کی زیارت اور موت کو یاد کرنا۔

(1) عورتوں کے لیے بھی افضل ہے لیکن مردوں کے لئے خصوصاً فرض ہے۔

10. کبیرہ گناہوں سے بچنا۔

کبیرہ گناہوں میں سے چند یہ ہیں:

- شرک اصغر سے بچنا مثلا ریا کاري اور نمود وشہرت کی چاہت ، تعویذ گنڈے ، بدشگونی لینا، اور غیر اللہ کی قسم کھانا وغیرہ۔
- والدین کی نافرمانی کرنا [1]اور قطع رحمی کرنا۔
- خودکشی کرنا یا کسی بے گناہ مسلمان کو یا ایسے غیر مسلم کو جو مسلمانوں کے پاس پناہ میں رہ رہے ہوں، قتل کرنا۔
- اخلاقی بے راہ روی ، زنا اور فواحش وغیرہ۔
- شراب نوشی، منشیات کا نشہ کرنا اور اسی طرح سارے خبیث کھانے پینے جو شرعاً حرام ہوں یا انسانی صحت کے لئے مضر ہوں یا معاشرے کے اخلاقی اقتدار کے لئے نقصان دہ ہوں۔
- حرام کردہ چیزوں کو کھانا جیسے مردار ، خون ،خنزیر کا گوشت ، اور جو جانور اللہ کے نام کے علاوہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو ۔ [2]اسی طرح نجاست وغیرہ کو کھانا [3]، الغرض ہر وہ کھانا پینا جو انسان کے لیے نقصان دہ ہو۔
- الربا (سود) : اسکا مطلب یہ ہے کہ جو ربوی اصناف ہیں یعنی اشیائے صرف انکے درمیان میں تفاضل کرنا ، جیسے سونا چاندی وغیرہ ایک ہی قسم کی کرنسیاں ہیں، یا یہ کہ ادھار لینے پر اضافی پیسے طلب کرنا، دینے پر زیادہ پیسے مانگنا وغیرہ۔
- باطل طریقے سے پیسے کمانا ، جیسے کےچوری ہے، اور لوٹ مار ، دھوکہ

---

(1) ماں باپ کی طرف سے جو رشتے ملتے ہیں مثلاً نانی دادی ۔
(2) جس میں اسکی ساری چیزیں یعنی چربی وغیرہ شامل ہیں۔
(3) جیسے جادوگر جادو سیکھنے کے لئے کرتے ہیں۔

دہی اور خیانت وغیرہ ،کسی کا حق غصب کرنا ۔

- جوا ، رشوت ، اور تجارت کی حرام قسمیں ۔
- اور قرض پر منافع وصول کرنا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے ۔
- حرام چیزوں کا کاروبار ،خرید وفروخت ، ظلم ، بغاوت اور جسم فروشی وغیرہ اس میں آتے ہیں (قولاً ہو یا فعلاً)۔
- بے گناہ لوگوں پر تہمت لگانا ۔[1]
- اور فراڈ کرنا یا بہتان تراشی اور کسی کے نسب میں طعن و تشنیع وغیرہ ۔
- غیبت ، چغل خوری ، لعن طعن کرنا ، گالی گلوچ ، میت پر نوحہ وغیرہ کرنا، جھوٹ بولنا۔
- خیانت، بے ایمانی، اور بہتان، جھوٹی قسم کھانا ، تکبر کرنا، احسان جتلانا، کینہ، حسد اور کسی سے بد ظنی کرنا[2]۔
- صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے سلسلے میں زبان درازی کرنا یا ان کی شان میں گستاخی کرنا یا ان سے بغض رکھنا۔
- اعتقاد اور عبادات میں نئی نئی چیزیں ایجاد کرنا (بدعت) اور سنت کی مخالفت کرنا ، اور اللہ تعالی کی شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنا ۔
- مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا ، اور مسلمانوں کی جماعت سے اپنے آپ کو نکال کر الگ گروہ بندی کرنا ، اور مسلمانوں کے علماء اور اولیائے اُمور جن میں سرفہرست علماء اور مسلمان حکام آتے ہیں ان کے خلاف بغاوت وغیرہ کرنا، اور دین میں تفرقہ بازی پیدا کرنا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(1) ہر وہ آدمی بے گناہ ہے جس کے خلاف کوئی ثبوت یا شہادت نہیں ہے۔
(2) یعنی کسی سے بدگمانی رکھنا بلا کسی ثبوت کے۔

اسلام

- اسلام نام ہے اللہ کی توحید کو مان کر سرِ تسلیم خم کرنے کا، اور اللہ کی اطاعت کے ذریعے فرمانبردار ہونے کا ، اور شرک و مشرکین سے بیزاری اور برأت کا اظہار کرنے کا ۔
- یہ اللہ کا وہ دائمی دین ہے جو ابتدائے آفریں سے لے کر انتہائے کائنات تک ایک ہی سچا دین ہے جسے اللہ تعالی نے اپنی مرضی اور رضا کے طور پر لوگوں کے لئے منتخب اور پسند کیا ہے۔
- دین اسلام کے دو اطلاق ہیں یعنی دو معنی پر دین اسلام کا اطلاق ہوتا ہے:
    - **اطلاق عام:** اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرنا، اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا ، اور یہ ہی تمام انبیاء علیہم السلام کا دین رہا ہے ۔
    - **اطلاق خاص:** اس کا معنی یہ ہے کہ عبادت قرآنی شریعت کے مطابق ہوگی جسے آخری نبی محمد ﷺ لے کر آئے ہیں اور یہ شریعت سابقہ تمام آسمانی شرائع کے لئے ناسخ اور مکمل ہے ۔

❀ ارکان اسلام

اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔

شہادتان - نماز قائم کرنا - زکوٰۃ ادا کرنا - رمضان کے روزے رکھنا - بیت اللہ کا حج کرنا

پہلا رکن : شہادتان

لا الہ الا اللہ

الشہادتین کا پہلا حصہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ہی معبود برحق ہے ، اور اللہ کے سوا جس کی بھی عبادت ہوتی ہے وہ سب معبودان باطل ہیں۔[1]

کلمہ شہادت یعنی لا الہ الا اللہ کا پہلا حصہ ہے۔ لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ کے اقرار کی سات شرطیں ہیں اور وہ یہ ہیں :

1. علم :اس کا معنی جاننا اس کے نفی و اثبات کے ساتھ [2]
2. یقین :اس پر پورا یقین ہو جو شک کے منافی ہے۔
3. سچائی: دل سے اس کی تصدیق ہو جو نفاق اور جھوٹ کے منافی ہے۔
4. اخلاص: اللہ کے لیے اخلاص ہوجو شرک کے منافی ہے۔
5. قبول: کلمہ کے تقاضے کو قبول کریں جو رد کے منافی ہے۔[3]
6. انقیاد: مکمل طور پر آدمی اسلامی تعلیمات اور حقوق کا منقاد ہو جو کہ اسلام سے روگردانی کے منافی ہے۔[4]
7. محبت:اس کلمہ توحید سے محبت اور لگاؤ ہو جو کہ اس کے کسی بھی جزءیت سے بغض یا اکتاہٹ کے منافی ہو۔

(1) شہادتین کا دوسرا حصہ اس بات کی گواہی دنیا کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور پیغمبر و رسول ہیں۔
(2) اللہ کے سوا کوئی معبود یہنں، اللہ ہی معبود برحق ہے۔
(3) اسلام میں مکمل داخل ہوں اور اسلام کے کسی بھی جزء کو رد کرنے کا انکار تو کیا شک و شبہ بھی نہ ہو ۔
(4) یعنی اسلام کی کسی خیرپ سے اعراض و روگردانی نہ کی جائے اور مکمل اطاعت کی جائے۔

محمد رسول اللہ

اسلام کے پہلے رکن شہادتین کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور پیغمبر و رسول ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے نبی ﷺ آخری نبی ہیں اور شریعت محمدی میں نبی کریم ﷺ پیشوا اور قابل اتباع ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی ہر حال میں اتباع کی جائے گی اور وہ جس چیز سے روک دیں یا منع[1] کریں تو اس سے رک جانا چاہیے اور اسے وہیں پر روک دینا چاہیے۔

نبی ﷺ کی ہر ثابت شدہ خبر کی تصدیق کی جائے [2]

دوسرا رکن: نماز[3]

❀ طہارت کی شرائط

- حدثِ اصغر (چھوٹی ناپاکی) سے وضو کر کے طہارت حاصل کی جائیگی اور حدثِ اکبر (بڑی ناپاکی) سے غسل کر کے طہارت حاصل کی جائیگی[4]۔
  - اگر نجاست عینی ہو یعنی کہیں لگی ہوئی نظر آ رہی ہو تو اس کا ازالہ (دور کرنے کی کوشش) کیاجائے جیسے ممکن ہو ۔
  - حدثِ اصغر پر نواقض وضو کا اطلاق ہوتا ہے ۔

---

(1) آپ ﷺ سے محبت اپنی جان، مال اور اہل و عیال سے بڑھ کر کی جائے۔
(2) اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہوجاو۔
(3) ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عھدِ نبوی ﷺ کے زمانے میں نماز چھوڑنے کے علاوہ کسی اور کام کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ (یعنی اگر کوئی نماز چھوڑتا تو اسکو اعلانیہ منافق سمجھتے تھے، جو کفار سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ عہدِ نبوی ﷺ میں کسی بھی شخص نے شھادتین کی تصدیق و اقرار کے بعد اسلام میں داخل ہوکر کبھی نماز نہیں چھوڑی)۔
(4) حدثِ اکبر میں حیض ونفاس، جنابت وغیرہ شامل ہیں۔

نواقض وضو [1] میں۔وہ چھ چیزیں ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوبارہ نئے سرے سے وضو کرنا پڑتا ہے پانی سے۔

1. ہوا کا اخراج اور بول وبراز [2]
2. مذی کا خروج جو کسی بالغ مرد و زن کے عضو تناسل سے خارج ہو شہوت کے وقت اور ودی کا خروج جو لیس دار قطرے پیشاب کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔
3. شرمگاہ کو بغیر کسی پردے کے چھونا ۔
4. ایسی گہری نیند جس کے بعد آدمی اپنے ہوش وحواس کھو دیتا ہے یعنی ایسی گہری نیند جس میں آدمی کو پتا نہ ہو اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔
5. عقل کا زائل ہونا (پاگل پن ، غشی وغیرہ)
6. اونٹ کا گوشت کھانا ۔ حنبلی مسلک میں

- **حدث اکبر (بڑی ناپاکی)** : اس عمل کو کہتے ہیں جس کے نتیجے میں غسل فرض ہو جائے، جو غسل کا موجب بنے۔

غسل واجب کرنے والے چار امور:

1. مرد و زن کا آپس میں وصال یا ملاپ اگرچہ انزال نہ ہو۔
2. نیند کی حالت میں یا بیداری میں مرد و زن کے عضو تناسل سے منی کا اخراج۔

---

(1)عام طور پر خون وعزہ نکلنے سے وضو یہنں ٹوٹتا لیکں دم مسفوح یعنی نیزی (پرشر) کے ساتھ رگ سے جو خون نکلے اسکے لئے وضو کرنا ہو گا، اگرچہ یہ مسئلہ مختلفی ہے ۔ اسی طرح قے وغیرہ جو معدہ سے نکلے۔
(2) پیشاب، پاخانہ اور دیگر سبیلین سے خارج ہونے والی ہوا کا خروج۔

3. حیض اور نفاس۔ [1]
4. مرتد ہونا۔ [2]

- نجاست
  - نجاست کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1. انسانی جسم سے خارج ہونے والی غلاظت (گوبر)، پیشاب اور اسی طرح تمام حرام جانوروں کا پیشاب اور گوبر۔ مأکول اللحم (حلال جانور) کا فضلہ پاک ہے۔
2. مذی اور ودی۔
3. بہتا ہوا خون ۔
4. حیض اور نفاس کا خون۔
5. کتوں اور درندوں کا لعاب (تھوک)۔
6. خنزیر کا گوشت۔ اور وہ بھی جانور جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے گدھا اور درندے۔
7. مردار ۔ اس سے سمندر کا مردار مستثنیٰ ہے ۔ اور ٹڈی اور کیڑے جیسے مکھی، شہد کی مکھی اور چیونٹی۔

  - مصلي کے لیے لازم ہے کہ اپنے بدن، کپڑے، نماز کی جگہ کو ان نجاستوں سے پاک رکھے اور سبیلین سے نکلنے والی ہر چیز سے استنجاء کرے سوائے ہوا کے اخراج کے۔ اسی طرح اپنے بدن اور کپڑوں سے بدبو کو دور رکھے اگرچہ وہ اکیلا ہی نماز

(1) حیض وہ خون ہے جو اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے اوپر فرض کر دیا ہے ، جو ہر مہینے کے مخصوص دنوں میں آتا ہے۔ اور نفاس وہ خون جو بچے کی ولادت کے بعد آتا ہے ، اور ان کی مدت مکمل ہونے پر غسل فرض ہوتا ہے
(2) اسلام چھوڑ کر کفر مىں داخل ہونا

پڑھ رہا ہو۔ کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے اذیت ہوتی ہے جن چیزوں سے بنی آدم(انسان) کو اذیت ہوتا ہے۔ (جیسے بدبو وغیرہ)

- نجاست کے لگنے سے وضو فاسد نہیں ہوتا جیسا کہ لا علمی میں نجاست اگر لگی ہو تو نماز باطل نہیں ہوتی۔
- اگر نماز کے دوران معلوم ہوجائے کہ نجاست لگی ہے تو اس کو دور کرنے کی کوشش کرے استطاعت کے مطابق اور نماز کو پورا کرے

❀ وضو کا طریقہ

1. سب سے پہلے دل سے وضو کی نیت کرنا۔
2. وضوسے پہلے مسواک کی جائے اور بسم اللہ پڑھی جائے یہ مستحب ہے۔
3. دونوں ہتھیلیوں کو کلائیوں تک تین دفعہ دھویا جائے ۔
4. پھر ایک ہی چلو (پانی کی مٹھی) لے کر اس سے منہ میں بھی پانی ڈالے اور ناک میں بھی پانی ڈالے ، یعنی کلی کریں اور ناک کو صاف کریں تین دفعہ۔
5. تین دفعہ اپنے چہرے کو دھوئے چوڑائی میں اور ایک کان سے لے کر دوسرے کان تک ، اور پیشانی کے بالائی حصے سے لے کر تھوڑی تک ۔ مرد کے لئے اپنی ڈاڑھی کا خلال کرنا مسنون ہے ۔
6. اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے ، ہاتھ کی انگلیوں کے سرے سے لے کر کہنیوں کے بعد تک ، دائیں طرف سے شروع کرے اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوئے ۔

7. پھر ایک دفعہ اپنے سارے سر کا مسح کریں ، اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے اوپر سے لے کر پیچھے گدی تک لے جائیں پھر واپس جہاں سے لے کر گیا تھا وہیں پہ اپنے دونوں ہاتھوں کو واپس لائیں۔

8. پھر دونوں کانوں کا مسح ایک ہی دفعہ کریں ، اس طرح کہ سبابہ انگلیوں کو کان میں داخل کریں اور اپنے انگوٹھے کو کان کی پشت میں رکھ کر اسی طرح آگے تک لیں جائیں۔

9. پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھو، اور دونوں پیروں کی انگلیوں کا خلال بھی کریں۔ دائیں پیر کو دھونا شروع کریں اور پھر اس کے بعد بائیں پیر کو ۔

10. وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

ترجمہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ اکیلا معبود برحق اور عبادت کے لائق اور مستحق عبادت ہے جس کا کوئی شریک نہیں ۔ میں اس بات کی گواہی بھی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور مجھے پاک رہنے والوں میں سے بنا ۔

- اگر چاہے تو اپنے عمامہ پر مسح کرسکتے ہے۔ اپنے اعضاء تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھوئے اور پانی کے استعمال میں اسراف نہ کرے۔

❀غسل

غسل کا طریقہ:

غسل کے دو طریقے ہیں ۔

(ا) واجب طریقہ جس کے بغیر غسل صحیح نہیں ہوگا۔

1. دل سے غسل کی نیت کرنا ۔[1]
2. سارے جسم کو پانی سے تر کر کے دھو لیا جائے ۔ چاہے کسی سوئمنگ پول ، یا تالاب یا نہر میں ، یا سمندر وغیرہ میں ڈبکی لگالے۔

(ب) غسل کا مستحب اور مسنون طریقہ

1. دل سے غسل کی نیت کریں، زبان سے الفاظ کو نہ دہرائیں اور بسم اللہ پڑھے۔
2. پھر بائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو دھولیں اور نجاست صاف کرلیں۔
3. پھر مکمل وضو کریں ، (جیسے نماز کا وضو ہوتا ہے)، لیکن پاؤں (قدموں) کو غسل سے فارغ ہونے کے بعد دھوئیں۔
4. اپنے دائیں پہلو کو دھوئیں ، پھر بائیں پہلو کو دھوئیں۔
5. پھر سارے جسم کو پانی سے دھوئے ۔ پہلے پانی سر پر انڈیلیں پھر سارے جسم پر تین مرتبہ۔

(1) زبان سے کچھ نہ کہے ،زبان سے نیت کرنا سنت نہیں لہذا یہ بدعت ہوئی ۔ پھر بسم اللہ پڑھے۔

خواتین کے حیض و نفاس کا غسل بھی بالکل ایسے ہی کیا جائے گا ۔ حیض و نفاس کے غسل میں چوٹیاں کھولنی ہونگی جبکہ جنابت کے غسل میں چوٹیاں کھولنے کی ضرورت نہیں۔

❀تیمم

تیمم نام ہے پاک مٹی سے طہارت حاصل کرنے کا ، اور یہ وضو اور غسل کے متواتر (برابر) ہے۔

تیمم شروع ہوگا جب:

1. پانی میسر نہ ہو۔
2. جب پانی کو استعمال کرنے پر انسان قادر نہ ہو جیسے بیماری کی وجہ سے ، پینے کے لیے پانی کی قلت کی وجہ سے ،یا اتنی شدید سردی ہو کہ پانی استعمال کرنے سے کوئی نقصان ہو سکتا ہو۔

تیمم کی صفات:

1. دل سے نیت کرنا، بسم اللہ پڑھنا۔
2. اور پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر یا دیواروں پر پھیرنا۔
3. پھر اپنے چہرے پر پھیرنا، اور ہتھیلیوں پر مسح کرنا۔

جو وضو اور تیمم دونوں سے عاجز ہو ، اور کوئی پاک مٹی بھی نہ ملے اور نہ پانی ، اور خدشہ ہو کہ نماز کا وقت گزر جائے گا تو پھر جس حالت میں ہو اسی حالت میں نماز پڑھ لے لیکن نماز کو نہ چھوڑے گا اور نہ قضا کرے گا۔

موزوں اور جرابوں پر مسح

خُف سے مراد ہر وہ چیز ہے جو پیر میں پہنا جائے خواہ وہ چمڑے کا ہو، نائلون کا ، کپڑے کا ، یا اون کا ہو ، اور جوتے وغیرہ بھی اسی کے حکم میں آتے ہیں ، حتیٰ کہ وضو کر کے جوتے پہنے ہوں تو راجح قول کے مطابق ان کے اوپر بھی مسح کیا جا سکتا ہے

جو مرد و زن وضو کی حالت میں موزے پہنیں گے تو وہ موزوں کے اوپری حصے پر مسح کریں گے نچلے حصے پر نہیں۔

❀ موزوں پر مسح کرنے کے لیے چار شرطیں ہیں

1. پاکیزگی اور وضو کی حالت میں ان کو پہنا ہو ۔
2. موزے یا جرابیں وغیرہ (نائلون یا چمڑے وغیرہ کی) پاک ہونی چاہیے یعنی کسی ناپاک چیز یا ناپاک چمڑے کے بنے ہوئے نہ ہوں اور ان پر کوئی نجاست وغیرہ نہ لگی ہوئی ہو ،اور اگر وہ کسی ناپاک چمڑے وغیرہ کے بنے ہوئے ہوں یا ان پر کوئی نجاست لگی ہوئی ہو تو ایسی صورت میں مسح کرنا جائز نہیں ہے۔
3. صرف عام حالت میں وضو ٹوٹنے کے بعد یعنی حدث اصغر (چھوٹی ناپاکی) میں مسح کرنا جائز ہے ۔ نہ جنابت کی حالت میں اور نہ ہی جب غسل واجب ہو۔
4. شرعا جو وقت خاص ہے اس کے اندر ہو یعنی پہلے مسح کے بعد سے مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات (تقریبا پانچ نمازیں ہوتی ہیں)، اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ، مختصر یہ کہ مقیم کے لیے چوبیس (24) گھنٹے اور مسافر کے لیے بہتر (72) گھنٹے[1]۔

---

(1) وضو کرنے کے بعد موزے پہنے ہوں اس کے بعد جب وضو ٹوٹا دوبارہ جب وضو کیا تو موزوں پر مسح کیا، اب ان موزوں پر مسح کرنے کے بعد مقیم اگلے چوبیس گھنٹے تک مسح کرسکتے ہیں اور مسافر بہتر گھنٹوں تک ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔

اگر مدت مسح ختم ہو جائے اور وضو اگر کئی گھنٹوں تک باقی ہے تو جتنی دیر تک اس کا وضو نہیں ٹوٹتا وہ نمازیں پڑھ سکتا ہے اگرچہ مدت مسح ختم بھی ہو چکی ہے لیکن مدت مسح کے اندر اس نے وضو کیا ہوا ہے تو جائز ہے۔ مدت مسح کا ختم ہو جانا ناقضِ وضو میں سے نہیں ہے۔

❀ نماز میں لباس کی شرائط

ستر کو چھپانے کے لیے لباس سے جسم کو ڈھانپنا ضروری ہے تا کہ نماز کے لئے مزین/تیار ہوا جائے۔ اگر آدمی ہے تو ناف سمیت گھٹنوں تک ڈھانپے گا ، اسی طرح اپنے دونوں کندھوں کو بھی ڈھانپے گا حتیٰ کہ حالتِ احرام میں جو آدمی ہو اسکے لیے بھی کندھوں کو کھلا رکھنا حالتِ نماز میں جائز نہیں۔

- اسی طرح مرد کے لیے بھی شفاف پتلے لباس بھی جائز نہیں جن سے جسم جھلک رہا ہو، نہ ہی تنگ (چست) قمیض یا پتلون وغیرہ جس میں رکوع میں جھکنے کی وجہ سے بے ستری ہو۔
- جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو وہ اپنی دونوں ہتھیلیوں اور چہرے کو چھوڑ کر سارے جسم کو ڈھانپیں گیں، اور نماز میں جراب پہنا لازم نہیں بس میکسی، یا چادر وغیرہ اتنی کشادہ ہونا چاہیے کہ قدموں کا اوپری حصہ چھپ جائے حالتِ نماز میں۔

❀ نماز نبوی

1. جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوں تو اپنے پورے بدن کے ساتھ قبلہ رخ ہوں چاہے آپ دنیا میں کہیں بھی ہوں ۔
2. بعض عذر و مجبوریاں ایسی ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے آپ قبلہ کے علاوہ کسی بھی طرف رخ کر کے نماز ادا کر سکتے ہے یعنی قبلہ والی

شرط ساقت ہوجاتی ہے کسی عذر کے باعث جیسا کہ:

- نفل نماز آپ سفر میں جہاز ،گاڑ ی یا کشتی وغیرہ ، کسی بھی سواری پر پڑھ رہے ہوں ، تکبیر تحریمہ شروع کرتے وقت نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا مستحب ہے اگر ممکن ہو، پھر کوئی مسئلہ نہیں کہ آپکی سواری کسی طرف بھی جارہی ہو یا جاتی ہو۔
- فرض نمازیں بھی چند حالات میں آپ غیر جہت قبلہ یعنی قبلہ رخ ہوئے بغیر بھی ادا کرسکتے ہیں۔ اور یاد رکھیں کہ جب آپ جہاز میں ہوں یا گاڑی میں یا سمندری اور بحری جہاز وغیرہ میں ، یا اس طرح کی سواریاں جو آپ کے اختیار میں نہیں ہیں تو جب فرض نماز کا وقت جانے کا ڈر ہو اور آپ قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہوں، یا آپکے اختیار میں نہ ہو تو ایسی صورت میں فرض نماز بھی قبلہ رخ ہوئے بغیر ادا کرسکتے ہیں ۔
- میدان جنگ میں نماز خوف
- قبلہ رخ ہونے سے عاجز شخص چاہے وہ مریض ہو یا ایسی جگہ پر ہو جہاں اسے پتہ ہی نہ ہو کہ قبلہ کس طرف ہے تو وہ اندازے کے مطابق نماز پڑھے گا ۔

3. ایک آدمی کو پتا نہیں کہ قبلہ کس طرف ہے اور کوشش کرنے کے بعد اسکے دل میں ظن غالب (خیال) آیا کہ فلاں طرف قبلہ ہو سکتا ہے اور وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوگیا تو ایسے شخص کی نماز صحیح ہے۔ نماز کا اعادہ (دہرانا) نہیں ہوگا ۔ اگر دوران نماز اس کو پتہ چلے کہ جس طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں وہ قبلہ نہیں ہے تو دوران نماز فوری طور پر گھوم کر قبلہ رخ ہو جائے[1]۔ تو جو آدھی نماز یعبز

(1) حسیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جب مکہ کو تیب المقدس کی بجائے قبلہ قرار دیا گی

قبلے کے پڑھی ہے وہ صحیح ہوگی اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔

4. کھڑے ہو کر نماز پڑھنا رکن ہے۔ نماز میں قیام کھڑے ہوکر کرنا واجب ہے ۔ لیکن کچھ حالتوں میں بیٹھ کر پڑھنے کی رخصت دی گئی ہے۔

- ایسا بیمار آدمی جو قیام سے عاجز ہو تو استطاعت کے مطابق بیٹھ کر نماز ادا کرے گا
- اگر بیٹھ بھی نہیں سکتا تو پہلو پر لیٹ کر نماز ادا کرے گا ، اور جب بیٹھے گا تو سجود کے لئے اشارہ قدرے زیادہ کرے گا بالمقابل رکوع کے اور کسی تکیے میز یا کسی اونچی چیز پر سجدہ نہیں کرے گا بس صرف اشارہ کرے گا ۔
- خوف کی حالت اور دوران جنگ میں اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے سے قاصر ہے تو سواری پر بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہے۔
- سمندری جہاز یا ہوائی جہاز یا دیگر سواری جن پر کھڑے ہوکر قیام ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اگر نماز کا وقت نکل جانے کا خوف ہو تو۔
- نفل نمازیں کھڑے، بیٹھے یا سواری پر پڑھی جاسکتا ہے بلا عذر کے ان شاء اللہ[1]

5. کوئی شخص چار زانوں ہو کر یعنی پالتی مار کر یا نماز کے جلسے کی طرح یا کسی بھی طرح بیٹھنا ممکن ہو تو بیٹھ کر آدمی نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ اسکے لئے بیٹھنا جائز ہو ، اور وہ فرائض میں کھڑا نہ ہو سکتا ہو ، باقی

(1) البتہ بیٹھ کر جب نماز پڑھے گا تو ایسی صورت میں اس نماز کا اجر کم ملے گا۔

نفل وغیرہ تو بلا عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

6. کسی بھی مرد وعورت کے لیے ننگے پاؤں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح جوتے پہننا جائز ہیں بشرطیکہ موزے/جوتے جو پہنے ہوئے ہوں پاک ہونے چاہیے اور پاک چیز کے بنے ہوئے ہوں یعنی ناپاک چمڑے کے نہ ہوں اور دوسرا یہ کہ وہ نجس نہ ہو یعنی کوئی نجاست وغیرہ نہ لگی ہوئی ہو ۔

7. نماز کے آداب میں سے ہے کہ آدمی جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو سُترہ سامنے رکھ کر کھڑا ہو۔سترہ کی اونچائی ایک بالشت یا اس سے اونچی کوئی بھی چیز ہو، یعنی سترہ کہتے ہیں ہر اس چیز کو جو اونٹ کے کوہان کی پچھلی ہڈی کے برابر اونچا ہو یعنی ایک بالشت سے ذرا قدرے اونچا ہو ، جیسے کوئی ستون ہو ، یا لکڑی کا ٹکڑا ہو یا کوئی لکڑی کا ستون ہو، یا جدار (دیوار) ہو، یا لاٹھی ہو حتی کہ کوئی شخص بھی اگر اسکے سامنے ہو تو وہ سترہ بن سکتا ہے۔ اسی طرح سترے سے نماز پڑھنے والا شخص چاہے عورت ہو یا مرد ہو اسکے تین گز کے قدرے قریب ہوگا یعنی پاؤں سے لے کر جہاں وہ کھڑے ہوگا نماز میں وہاں تک تین بازو کا فاصلہ ہونا چاہیے سترہ اور اسکے سجدے کی جگہ کے درمیان جہاں پیشانی پڑے گی اتنا فاصلہ ہونا چاہیے کہ ایک بکری گزر جائے یا نشاط، یعنی ایک بھیڑ یا دنبی بھی گزر جائے یہ بھی تقریبا ایک شبر ہی ہے۔

8. قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مطلقاً جائز نہیں ، نہ قبروں کے اوپر اور نہ ایسی مسجدوں میں نماز پڑھنا جائز ہے جن مسجدوں کو قبروں کے اوپر تعمیر کیا گیا ہو خواہ وہ مسجد انبیاء کی ہو یا کسی اور کی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

9. کسی بھی نمازی شخص چاہے عورت ہو یا مرد، کے سامنے سے، سجدے

کے مقام پر سے گزرنا جائز نہیں ، اس میں کوئی فرق نہیں خواہ وہ مسجد حرام ہو یا مسجد نبوی ، مساجد میں اگر ایمر جنسی کی حالت ہو تو گزر سکتا ہے ۔

10. نمازی کے لیے جائز نہیں کہ کسی کو سترہ کے اندر اپنے سامنے سے گزرنے دے بلکہ نمازی اسے روکے گا۔

11. جب آپ قبلہ رخ ہو کر اپنے مصلے پر کھڑے ہو گئے تو سب سے پہلے دل سے اس نماز کی نیت کریں گے جس کے لیے آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے ہیں۔ زبان سے الفاظ میں نیت کو نہیں دہرائیں گے کیوں کہ سنت یعنی طریقہ نبوی ﷺ میں زبان سے نیت کہنا ثابت نہیں ہے۔

12. پھر نماز کا آغاز کریں گے اللہ اکبرپڑھ کر ۔ سری نمازوں میں تکبیر بلند آواز سے نہیں پڑھیں گے سوائے امام کے۔ مقتدی امام کے تکبیر کہنے کے بعد اللہ اکبر پڑھے گا[1]۔

13. پھر رفع الیدین کرے گا تکبیر تحریمہ کے ساتھ یا تکبیر تحریمہ سے پہلے یا اللہ اکبر کہنے کے بعد ۔ رفع الیدین کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو پھیلائے رکھے گا اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف کرے گا ، اور اپنی ہتھیلیوں کو کاندھوں کے برابر رکھے گا ، کم از کم کاندھوں کے برابر اور زیادہ سے زیادہ کان کی لو کے برابر، درمیان میں بھی ہو تو کوئی حرج نہیں، یا رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھوں کو اتنا اوپر لے جائے کہ کانوں کی لو کے برابر انگلیاں پہنچ جائیں[2]۔

14. پھر اسی طرح دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر رکھے ، دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ بھی سکتے ہیں، لیکن اس کے لیے یہ جائز

(1) امام کی تکبیر کی آواز ختم ہونے کے بعد۔
(2) لیکن ایسا نہ ہو کہ انگوٹھا کانوں کی لو کے برابر رکھیں اور انگلیاں سر سے اوپر ہو جائیں۔

نہیں کہ وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے پہلو پر رکھے۔

15. نمازی پر فرض ہے کہ وہ خشوع سے کام لے اور خشوع کا تعلق دل سے ہے۔ ایسی ہر چیز سے اپنے آپ کو بچائے جس کو دیکھنے سے نماز سے اس کا دھیان ہٹ جائے یا جو اسے غافل کر دے چاہے وہ مساجد کے نقش و نگار ہوں یا جائے نماز کے، اسی لیے جب کھانے کی چاہت ہو اور کھانا موجود ہو تو نماز نہ پڑھے بلکہ پہلے اتنا کھانا کھا لے کہ بھوک ختم ہو جائے اور پھر اطمینان سے نماز پڑھ سکے ، اسی طرح سے اگر پہلے قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئے تو نماز نہ پڑھے بلکہ پہلے اچھے سے فارغ ہو جائے پھر وضو کرے اور اسکے بعد نماز پڑھے۔

16. اسی طرح نمازی قیام کی حالت میں اپنے سجدے کے مقام پر نظر رکھے گا ، اور دائیں بائیں، ادھر ادھر نہیں پلٹے گا، اور نہ ہی آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھنا جائز ہے ، اور نہ بلا ضرورت حالت نماز میں قصداً (یعنی جان بوجھ کر) کوئی حرکت کرے۔

17. پھر دعائے ثناء یا دعائے استفتاح سے نماز کا آغاز کریں، جو نبی ﷺ سے ثابت ہوں جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

1. سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

2. اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ۔

18. پھر اللہ کی پناہ مانگے گا شیطان سے یعنی تعوذ (أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) پڑھے ، اور یہ سرا کہے گا بلند آواز سے نہیں ،

19. پھر « بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ » پڑھ کر ہر رکعت میں آپ سورۃ الفاتحۃ پڑھیں گے ۔.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ (١) ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ (٢) ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ (٣) مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ (٤) إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ (٥) ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ (٦) صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ (٧)۔

20. [1]تلاوت کا نبوی طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک آیت کو علیحدہ علیحدہ پڑھیں اور ہر آیت پر رکیں۔

لہٰذا «بِسمِ الله الرَّحمٰنِ الرحيم» پڑھیں اور رُک جائیں پھر کہیں «ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ » رُک جائیں پھر کہیں « ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ » اور اسی طرح آخر تک مکمل کریں[2]۔

21. کوئی شخص ، اگر سورۃ فاتحہ پڑھنے پر قادر نہ ہو[3]، تو وہ یہ کلمات کہے

«سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله، والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله»

لیکن اس پر لازم ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ یاد کرے

22. سری اور جہری نمازوں میں مقتدی بھی سورہ فاتحہ پڑھے گا امام کی تلاوت کے سکتات کے درمیان۔

23. مسنون طریقہ یہ ہے نمازی کے لئے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی بھی دوسری قرآنی سورت پڑھے یا آیات پڑھے پہلی دو رکعتوں میں اور کبھی کبھار دوسری دو رکعتوں میں بھی پڑھنا مسنون ہے۔

---

(1) سورۃ الفاتحہ کی تلاوت نماز کا رکن ہے۔ اس لیے یہ امام، مقتدی، منفرد سب پر پڑھنی لازم ہے

(2) امام ہر آیت پر رکے تا کہ ان وقفے کے دوران مقتدی بھی امام کے پیچھے آہستہ آواز میں سورہ فاتحہ پڑھ سکے۔

(3) مثلا کوئی آدمی ابھی نیا اسلام میں داخل ہوا ہے، یا کسی کو یاد نہیں ہے اور پڑھنا مشکل ہے اپنی عجمیت کی وجہ ۔

24. سنت نبوی یہ ہے کہ پہلی رکعت میں تلاوت کو لمبا کیا جائے دوسری رکعت کے مقابلے میں ، یعنی قدرے نصف اور بعد والی دو رکعات میں جب قرآن کی سورتیں پڑھے تو قرآت پہلے والی دو کے مقابلے میں آدھی رکھی جائے۔

25. نمازی صبح (فجر) کی نماز میں ، جمعہ کی نماز میں عیدین کی نماز میں، نماز استسقاء خصوصاً سورج گرہن اور چاند گرہن وغیرہ کی جو نمازیں ہوتی ہیں ، اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نماز میں جہراً (آواز سے) کرے گا اور ظہر و عصر میں سراً (بغیر آواز کے) پڑھے گا۔ نیز مغرب کی تیسری اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعات میں سراً پڑھے گا۔

26. جہاں تک وتر اور قیام الیل وغیرہ کا تعلق ہے تو اس میں جہراً تلاوت ہوگی لیکن آواز کو درمیانہ رکھے گا ،بہت بلند اور بہت آہستہ نہیں کریگا۔

27. سورت الفاتحہ اور اسکے ساتھ کوئی سورت کی قرآت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے سکتہ کریگا اتنا کہ آدمی سانس لے سکیں ، یہ سنت نبوی ہے۔

28. پھر رکوع میں جانے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں کے برابر یا کانوں کے مقابل لے جا کر رفع الیدین کرتے ہوئے تکبیر کہتے ہوئے رکوع کے لئے جھک جائیگا۔

29. پھر رکوع اتنے اطمینان سے کریگا یہاں تک کے سارے اعضاء کے جوڑ اپنے اپنے مقام پر مستقر ہو جائیں ۔

30. رکوع میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے اور گھٹنے کو اس طرح پکڑے کہ گویا کوئی گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہے اور اپنی

پیٹھ کو پھیلا کر رکھے گا اور توازن برابر رکھے گا حتی کہ اگر پانی بھی انڈیلا جائے یا پانی کا گلاس رکھ دیا جائے وہ اس طرح بیٹھ جائے کہ پانی اس سے نہ گرے ، اور نہ سر کو نیچے کرے گا نہ سر کو اٹھا ئے گا ، سر کا توازن بھی پیٹھ کے برابر رہے گا۔ اپنی دونوں کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھے گا ، اپنی کہنیوں کو جسم کے ساتھ نہیں ملائے گا ،

31. اور پھر رکوع میں «سبحان ربي العظیم» کہے گا تین دفعہ یا اس سے زیادہ بار اس کے علاوہ جو دعائیں سنت میں موجود ہیں وہ کہہ سکتا ہے «سبحان اللہ ربي العظیم» کم از کم ایک دفعہ کہنا واجب ہے، اور تین دفعہ کہنا سنت ہے ۔

32. پھر اپنی پیٹھ کو رکوع سے اٹھا ئے گا اور قومہ میں جاتے ہوئے «سمع اللہ لمن حمدہ» کہے گا۔

33. جب قومہ سے رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائےتو ہاتھوں کو اپنے کاندھوں یا کانوں کے مقابل کر کے انگلیاں پھیلی ہوئی رکھےاور رفع الیدین کر ے ۔اور ایسے ہاتھوں کو نہیں اٹھائے جیسے دعا کے لئے اٹھاتے ہیں۔

34. قومہ میں اس طرح اعتدال اور اطمینان سے سیدھا کھڑا ہو۔یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجائے ۔

35. قومہ کے درمیان قیام میں کہے گا: «ربنا ولک الحمد» یا «اللھمَّ ربَّنا لک الحمد»اسکے بعد بعض ذکر جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں انکا پڑھنا بھی مشروع ہے۔

36. پھر ' اللہ اکبر‹ کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے گا اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھے گا گھٹنوں سے پہلے ،اور یہ بھی جائز ہے

کہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھ لے ، الغرض جیسے نمازی کے لیے آسان ہو اپنے جسم کے وزن اور ساخت کے مطابق ، دونوں نبی ﷺ سے ثابت ہیں ۔

37. سجدہ میں نمازی دونوں ہتھیلیوں پر وزن رکھے گا اور ہتھیلیوں کو پھیلا کر رکھے ، لیکن انگلیوں کو ملا کر رکھنا ہے[1]۔ اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔ سجدے میں بھی اپنی ہتھلیاں کاندھوں کے یاۃ کانوں کے مقابلۃ رکھے ۔ سجدے کی حالت میں پیشانی اور ناک کو زمین کے ساتھ لگا کر رکھا جائے گا۔

38. پاؤں کی انگلیوں کو سجدے کی حالت میں قبلہ کی طرف رکھے، زمین سے قدم اٹھنے نہیں چاہیے ، اگر زمین سے قدم اٹھ گئے تو نماز نہیں ہوگی ، یہ سجدے کے فرائض میں سے ہے۔

39. سجدے کی حالت میں مرد ہو یا عورت کہنیاں زمین سے اٹھا کر رکھے ۔ کتے کی طرح باہیں بچھا کر نہیں رکھیں گے۔

40. پھر سجدے میں «سبحان ربی الأعلى» تین دفعہ کہیں ۔ ایک دفعہ واجب ہے اور تین دفعہ کہنا سنت ہے ،اور اس سے بھی زیادہ پڑھ سکتے ہیں۔ ا ور جو چاہیں دعا مانگ سکتے ہیں۔

41. پھر تکبیر کہتے ہوئے اپنے سر کو سجدے سے اٹھائیں گے اور اطمینان سے بیٹھ جائیں گے یہاں تک کہ تمام ہڈیاں اور جوڑ اپنے مقام پر آجائیں۔

42. پھر دائیں پاؤں کو سیدھا رکھیں گے اور بائیں پاؤں کو تھوڑا سا ٹیڑھا کر کے اس پر بیٹھ جائیں گے اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف مڑی ہوئی ہوں گی ۔

(1) جبکہ رکوع کے وقت ہم انگلیوں کو کھول کر رکھتے ہیں۔

43. کبھی کبھار دو سجدوں کے درمیان اِقعاء کرنا جائز ہے۔ یعنی اپنے دونوں پیروں کی ایڑیوں پر بیٹھا جائے اور پیروں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔

44. پھر جلسے کی حالت میں»رب اغفر لی» ،»رب اغفر لی» پڑھے اور اسکے علاوہ جو دعائیں وارد ہیں وہ بھی پڑھ سکتا ہے ۔

45. پھر «اللہ اکبر» کہہ کر دوبارہ سجدہ کرنا ہے اور وہی آداب اپنائے جائیں گے ، وہی ذکر کیے جائیں گے جو پہلے سجدے میں بیان کیے گئے تھے ۔

46. جب دوسرے سجدے سے سر اٹھا لیا ، تو اب دوسری رکعت کے قیام سے پہلے تھوڑی دیر بیٹھے ، اسے جلسہ استراحت کہتے ہیں اور یہاں بیٹھنا چاہیے، اور یہ سنت ہے ہر قیام سے پہلے والے سجدہ کے بعد۔

47. سجدے سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر اٹھیں ۔

48. دوسری رکعت بھی ویسے ہی پڑھے گا جیسے پہلی پڑھی ہے لیکن اس میں دعائے استفتاح اور ثناء نہیں پڑھی جائے گی۔

49. جب دوسری رکعت پڑھ لے تو اب تشہد میں بیٹھے گا اور بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کا ہے۔ دائیں پیر کو کھڑا کر کے بائیں پیر پر بیٹھے ،اس کو افتراش کہتے ہیں[1]۔

50. دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھے اور ہتھیلی سے دایاں گھٹنا پکڑے۔ اسی طرح بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور ہتھیلی سے گھٹنا پکڑے۔

51. اور دائیں ہتھیلی کو اس طرح رکھے تشہد میں کہ سبابہ (شہادت

(1) داہنے پاؤں کو سدھا رکھیں گے تو بایں پاؤں کو تھوڑا سا یٹرھا کر کے اس پر بیٹھ جاہیں گے اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف مڑی ہوئی ہوں گی

کی انگلی) سے اشارہ کرےاور اپنے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھے اور کبھی آخری دو انگلیوں کو بند کرکے حلقہ بنائے۔

52. شہادت کی انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرے اور اس پر نظر رکھے۔

اور پورے تشہد میں انگلی کو حرکت بھی دے سکتے ہیں

53. تشہد کے متعدد صیغے نبی ﷺ سے ثابت ہیں [1]۔

التَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

54. آخری تشہد کے بعد نبی ﷺ پر صلوۃ بھیجے جس کی صیغے میں یہ بھی ہے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

55. پھر تکبیر پڑھتے ہوئے اور رفع یدین کرتے ہوئے تیسری رکعت کے لیے اٹھے، پھر چوتھی رکعت بھی اسی طرح پڑھی جائے گی۔

تشہد میں بیٹھنا ہے۔ وہی سب کرنا جو تشہد اول میں کیا ۔

56. پھر آخری

57. سنت نبوی ہے کہ ہر نماز کے آخری تشہد میں تورک کیا جائے۔ یعنی بایاں قدم دائیں پاؤں کے نیچے سے باہر نکال دے ، دائیں قدم کو کھڑا کر دے جبکہ انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور سرین کے بل بیٹھ جائے ۔

(1) یہاں پر ہم تشہد ابن مسعود ذکر کر رہے ہیں۔

58. اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ کر اس پر ٹیک لگائے۔

59. پھر تشہد پڑھے اور رسول اللہ ﷺ پر صلوات بھیجے جیسا پہلے تشہد میں کیا تھا، پھر اپنے لیے دعا کریں جو نبی ﷺ سے وارد ہے۔ دنیا اور آخرت کی بھلائی میں سے جو چاہے دعا کریں [1]۔

60. پھر دائیں طرف سلام پھیرے یہاں تک کے دائیں رخسار کی چمک اور سفیدی جو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والے ہیں ان کو نظر آئیں۔ اس طرح بائیں طرف بھی ۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہے دائیں طرف بھی اور پھر بائیں طرف بھی۔اگر چاہے تو السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ میں وبرکاتہ کا اضافہ بھی کرسکتا ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ ایک ہی سلام (قبلہ) کی طرف پھیرے اور تھوڑا سا اپنے آپ کو دائیں طرف مائل کرے۔

❀ سجدہ سہو کے احکامات

نمازی مرد ہو یا عورت, فرض نماز ہو یا نفل, بھول چوک ہو جائے یعنی نماز میں زیادتی ہو یا کمی ہو یا شک ، ایسے میں نمازی کے اوپر فرض ہے کہ وہ دو سجدے کرے جنکو سجدہ سہو کہا جاتا ہے ۔

اس سجدہ سہو کی کئ حالتیں ہیں جنکا یہاں ترتیب سے ذکر کیا جا رہا ہے

1. گر کسی نمازی نے (چاہے مرد ہو یا عورت) نماز مکمل کرنے سے پہلے ہی سلام پھیر دیا یعنی رکعتیں یا ارکان چھوڑ دیئے تو پہلے وہ انکو مکمل پڑھے گا/ادا کرے گا اور پھر سجدہ سہو کرے گا اور سلام پھیرے گا۔

---

(1) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ
اگر یاد نہ ہو تو مشروع طریقے سے اپنی زبان میں بھی دعا کر سکتے ہیں۔

2. اگر نمازی(مرد و زن) نے کسی رکن کا اضافہ کیا [1]تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کرے گا اور پھر سلام پھیرے گا ۔اگر نماز کے سلام سے پہلے یاد آگیا تو پہلے دو سجدے کرے گا اور پھر سلام پھیرے گا ۔

3. اگر نمازی کسی اضافی رکعت کیلئے کھڑا ہوگیا [2]تو یاد آنے پر زائد رکعات کو کاٹ دے گا چاہے کھڑا ابھی ہوگیا ہو ، بیٹھ جائے گا اور تشہد پڑھے گا ، پھر سلام پھیرے گا ، دو سجدے سہو کے کرے گا اور پھر سلام پھیرے گا ۔

4. اگر نمازی (مرد و زن) تشہد اوسط (تشہد اول) بھول گیا اور تیسری رکعات کیلیے کھڑا ہوگیا تو ایسی صورت میں واپس نہیں آیگا کیونکہ نماز ابھی باقی ہے تو ایسی صورت میں تشہد کے اخیر میں سلام سے قبل دو سجدے کرے گا ۔اگر سیدھا کھڑے ہونے سے قبل یاد آگیا تو نمازی کو بیٹھ جانا چاہیے پھر اس پر کوئی سجدہ سہو نہ ہوگا ۔

5. جب نماز میں شک ہو اور غورفکر ممکن ہو ، شک ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو ایسی صورت میں ظن غالب تین کے بارے میں رکھا جائے گا، اور شبہہ ہو چار رکعات کا تو ظن غالب کے مطابق ہی عمل کریگا اور سلام کے بعد دو سجدے کریگا اور پھر دوبارہ سلام پھیرے گا۔

6. اگر شک ہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور غوروفکر ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں نمازی عقل پر بنیاد رکھے گا یعنی تین رکعات مان کر ایک اور رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کریگا ۔ اسی طرح اگر دو یا تین رکعات کے بارے میں شک ہے تو دو کو مان کر سلام سے قبل دو سجدے

---

(1) اگر ایک رکوع کے بعد دوسرا رکوع یا دو سجدوں کے بعد تیسرا سجدہ کرلیا۔
(2) یعنی صرف دو پڑھنی تھیں اور تیسری کیلیے کھڑا ہوگیا ہو

کریگا اور سلام پھیرے گا ۔

7. اگر دوران نماز ، نمازی رکوع یا سجود یا کوئی بھی رکن بھول گیا ہے اور دوسرا رکن ادا کرنے سے قبل معلوم ہو گیا ہے تو پہلے وہی ادا کریگا پھر دوسرا ادا کریگا۔ اگر دوسری رکعت میں یاد آیا تو پہلی رکعت باطل ہو جائیگی اور دوسری رکعت پہلی کی جگہ لے لیگی۔ دونوں حالتوں میں سلام سے قبل سجدے کیے جائیں گے

اگر سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا کہ رکن چھوٹ گیا ہے تو پوری رکعت دہرائے گا اور سجدہ سہو بھی کریگا[1]۔

8. اگر امام بھول جائے چاہے مرد ہو یا عورت ، تو ‹‹سبحان اللہ›› کہہ کر متنبہ (یاد) کروایا جائیگا، اور امام کی اتباع کی جائیگی ہر حال میں چاہے امام غلطی بھی کرے تو اسکی اتباع کریں گے سوائے اضافی رکعت کے[2]۔ اگر امام نے اضافی رکعت پڑھی تو مقتدی یہنں پڑھے گا اور امام کا انتظار کرے گا پھر اس کے ساتھ سلام پھیرے گا۔

9. اگر مقتدی (مرد یا عورت) امام کے پیچھے اگر وہ بھول جاتے ہیں لیکن امام نہیں بھولتا ، تو مقتدی پر سجدہ نہیں بلکہ مقتدی کی نماز صحیح ہے اور اسکا ذمے دار امام ہے۔

10. اگر امام یا کوئی بھی نمازی تکبیر تحریمہ ہی بھول گیا یعنی ‹‹اللہ اکبر›› کہا ہی نہیں ، اور سورۃ الفاتحہ سے شروع کر کے نماز مکمل کرلی تو نماز نہیں ہوگی، کیونکہ وہ نماز میں داخل ہی نہیں ہوا تو پوری نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی اور یہاں سجدہ سہو نہیں ہوگا ۔

---

(1) اگر امام نے زیادہ رکعات پڑھ لی ہیں تو اس اضافی رکعات مںں مقتدی امام کے ساتھ یہنں کھڑے ہونگے بلکہ بیٹھ کر امام کا انتظار کریں گے اور پھر اسی کے ساتھ سلام پھیریں گے۔

(2) مثلاً اگر تین کی جگہ چار یا چار کی جگہ پانچ پڑھ رہا ہے تو نمازی امام کو لقمہ دیں گے ، پھر بھی اگر امام نہ سمجھے تو مقتدی بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ امام واپس آئے اور مقتدی اسی کے ساتھ سلام پھیریں گے۔

11. اگر سلام پھیرنا بھول گئے نماز میں تو پہلے سلام پھیر کے سجدہ سہو کے دو سجدے کریں گے پھر دوبارہ سلام پھریں گے[1]۔

12. مختصر یہ کہ اگر رکن چھوٹ گیا، کمی ہوگئی تو اسکو پورا کیا جائیگا۔ نمازی کو اختیار ہے سلام سے پہلے یا بعد میں کرے۔ اگر نماز میں کمی ہے تو ایسی صورت میں سلام سے پہلے دو سجدے کریں گے اور پھر سلام پھیریں گے اور اگر نماز میں زیادتی ہوئی ہے تو سلام کے بعد دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے[2]

❀ وہ کام جو دوران نماز جائز نہیں

1. کمر یا پہلو پر ہاتھ رکھنا
2. انگلیوں کو آپس میں جوڑنا اور الگ کرنا [3]
3. نماز میں ادھر اُدھر، آگے پیچھے ہونا دائیں بائیں چہرہ پھیرنا یا جسم کو گھمانا[4]۔
4. دوران نماز نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھانا۔
5. جمائی لینا، نمازی کو چاہیے عورت ہو یا مرد کہ کنڑول اور قابو کرے کہ جمائی نہ آئے اور اگر آ بھی جائے تو منہ پر ہاتھ رکھ لیں۔
6. نماز کے دوران زیادہ اور بے فائدہ حرکت کرنا اور نماز سے غیر متعلقہ کام کرن[5]ا

(1) معلوم ہونا چاہیے، کہ ہر سجدہ سہو میں دو سجدے ہیں۔ بندے کو اختیار ہے کہ اگر کوئی زیادتی کی ہے نماز میں تو سلام کے بعد دو سجدے سہو کے کیے جائیں گے اور پھر سلام پھیرا جائیگا۔ اگر نماز میں کوئی کمی کی ہے تو سلام سے قبل دو سجدے کیے جائیں گے اور پھر سلام پھیرا جائیگا۔

(2) ورنہ اس میں وسعت ہے اہل علم کے ہاں تو جیسے سہولت ہو نماز سے قبل یا بعد میں دو سجدے کریں۔ یاد رکھیں جب سلام کے بعد دو سجدے کریں گے تو پھر سلام پھیرا جائیگا جیسے ہمارے پیغمبر ﷺ نے کیا ہے۔

(3) کنگھی کی طرح جس کو توڑنا بھی کہتے ہیں، طلبہ اور نوجوان بچوں میں یہ مشکل بڑی پائی جاتی ہے۔

(4) کنگھی کی طرح جس کو توڑنا بھی کہتے ہیں، طلبہ اور نوجوان بچوں میں یہ مشکل بڑی پائی جاتی ہے۔

(5) جیسے کپڑے، دوپٹہ، عمامہ وغیرہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا۔

7. رکوع اور سجود میں قرآن کی تلاوت کرنا بھی منع ہے[1]۔

8. مقید آدمی کی طرح یعنی لحاف یا کمبل اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ ہاتھ بھی اس میں مقید ہوں تو یہ بھی آداب نماز کے خلاف ہے۔

9. دورانِ نماز قبلہ کی طرف یادائیں طرف تھوکنا[2] ۔

10. آلودہ اور بدبودار کپڑوں میں نماز پڑھنا۔[3]

11. سجدے کی حالت میں زمین پر دونوں بازوؤں کو ٹیکنا یا پھیلانا۔

12. نچلے حصے کو زمین کی طرف جھکا کر دونوں پاؤں اٹھا کر بیٹھنا[4]۔

13. سلام پھیرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یعنی رفع یدین کرتے ہوئے سلام پھیرنا یہ بھی آداب نماز کے خلاف ہے۔

14. جب انسان کو بھوک لگی ہو اور کھانا تیار ہو یا بول وبراز یعنی قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا کراہت آمیز ہے۔

15. بیمار انسان جو سجدہ نہیں کرسکتا تو وہ کسی اونچی چیز پر سجدہ کرے جیسے تکیہ ، میز ، مسند وغیرہ پر ، تو یہ بھی جائز نہیں۔

16. کسی چیز پر سوار ہو کر جیسے تکیہ وغیرہ پر نماز پڑھنا۔

17. چہرے پر ڈھاٹا باندھ کر یعنی چہرے کو چھپا کر نماز پڑھنا[5]۔

(1) البتہ اگر دعاء کے طور پر 'اللھم' کے اضافے کے ساتھ سجود میں قرآنی دعایئں پڑھیں تو کوئی حرج یہنں۔ رکوع میں «سبحان ربی العظیم» یا نبی ﷺ سے جو دعائیں ثابت ہیں وہی پڑھیں گے اور سجود میں اللہ تعالی نے حکم دیا ہے دعائیں کرنے کا تو کوئی بھی دعاء کر سکتے ہیں۔

(2) اس کا حل نبی ﷺ نے یہ بتایا ہے کہ اگر تو مٹی یا ریت پر نماز پڑھ رہے ہیں تو تھوک کر بایئں پاؤں سے اس پر مٹی ڈال دیں یا پھر تھوک کو اپنے رومال ، دوپٹہ یا ٹشو پیپر میں بائیں ہاتھ سے جمع کر لیا جائے تاکہ ساتھ والوں کو تکلیف نہ ہو۔

(3) کیونکہ ملائکہ آپ کے ساتھ ہوتے ہیں جن کو ایذاء ہوتی ہے اور نماز باجماعت میں آپ کے ساتھ دوسرے لوگ ہوتے ہیں تو ان کو ایذاء ہوتی ہے۔

(4) جس کو اردو میں اُکڑوں بیٹھنا بھی کہتے ہیں تو یہ بھی جائز یہنں۔

(5) حتیٰ کہ عورتوں کے لئے بھی نماز میں بلاضرورت منہ کو ڈھانپنا جائز یہنں۔ اگر نامحرم کی نظر پڑھنے کا خطرہ ہو تو نقاب

18. قرأت اور تلاوت کے دوران زبان کو حرکت نہ دینا[1]

19. مردوں کے لئے کپڑوں کا ٹخنوں تک لٹکانا[2]۔

20. نماز باجماعت کو حاصل کرنے کے لئے دوڑ کر جانا[3]۔

21. جہاں تصاویر وغیرہ لگی ہوئی ہوں وہاں نماز پڑھنا یا ایسے کپڑے پہنے ہوں جن پہ تصاویر ہوں تو یہ بھی جائز نہیں۔

22. اونٹوں یا بھینسوں وغیرہ کے باڑے میں نماز پڑھنا۔

23. مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے اپنے لیے جگہ مخصوص کرنا امام کے علاوہ[4]۔

24. امام سے پہلے سبقت کرنا یا امام کی متابعت میں بہت زیادہ تاخیر کرنا جیسے سجدہ کو اتنا طویل کردینا کہ امام قیام کے لیے کھڑا بھی ہوگیا اور مصّلي ابھی سجدہ میں ہی ہو۔

❀ نماز کو باطل کرنے والے امور

1. صرف شبہ نہ ہو بلکہ پورا یقین ہو کہ بلا وضو نماز پڑھی ہے تو نماز دہرانی چاہیے۔

میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

(1) آج کل کورونا وائرس کی وجہ سے ایک مسئلہ ثیس.آتا ہے کہ مساجد مس.ماسک لگائے جاتے یں جس کی باقاعدہ ہدایات اور پابندی ہے تو پھر یہ ایک ضرورت ہے ، جہاں تک ممکن ہو منہ کھول کر نماز پڑھیں کیونکہ صریح حدیث میں نماز میں منہ کو ڈھانپنے کی ممانعت آئی ہے ، آج کل وباء کی صورت میں ماسک وغیرہ لگانے کی تو ایسی صورت میں معافی ہے۔

(2) یعنی ایسے.ہی دل ہی دل مںن.پڑھ لںلا.یہ نمازی کے لئے درست یہنں سوائے یہ کہ امام کے پیچھے سن رہا ہو تو پھر دل میں پڑھے گا اور یہ دل میں پڑھنے والا بھی حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے کوئی مرفوع روایت نہیں۔

(3) کیونکہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اظمںاین سے آؤ جو ملے پڑھ لو جو باقی رہ جائے اسے بعد میں پورا کرلو۔

(4) کسی مرد و زن کے لئے جائز یہنں کہ کوئی جگہ مسجد مںں.اپنے لئے مخصوص کر کے رکھے ۔
اگر حرم وغیرہ میں نماز پڑھ رہے ہوں اور تھوڑی دیر کے لئے اٹھ کر گئے ہوں تو ٹھیک ہے لیکن ہمیشہ کے لئے مسجد میں اپنی جگہ مخصوص کرنا جائز نہیں۔

2. نماز کی شروط میں سے کوئی شرط ، قیام ، قبلہ رُخ ، سجود ، یا کوئی رکن بلا شرعی عذر ترک کرنا۔

3. دورانِ نماز عمداً کھانا پینا ۔

4. عمداً زور سے ہنسنا

5. بلا عذر نماز کے دوران اتنی کثرت سے حرکت کی جائے کہ نماز کی ہیئت کو بدل دے۔

6. عمداً دورانِ نماز کوئی بات کرنا، امام کو لقمہ دے سکتے ہیں ، بلا مصلحت نماز میں بات کی تو نماز باطل ہو جائے گی۔

❀ جمعہ اور عیدین کے مسائل نماز

1. ماز جمعہ

نماز جمعہ ہر مکلف پر فرض ہے جو مرد ہو ، قادر ہو، مقیم ہو، جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں جس سے پہلے جمعہ کا خطبہ پڑھا جائے۔

جمعہ کی نماز کے کئی ایک آداب ہیں جنہیں اختصار کے ساتھ یہاں ذکر کیا جا رہا ہے:

- جمعہ کی نماز کے لیے غسل کرنا، خوشبو لگانا اور اچھے کپڑے پہننا ، جمعہ کی نماز کے لیے اقتدا جانا ، جلدی جانا اور افضل یہ ہے کہ آدمی پیدل جائے ۔
- امام سے قریب ہو کر بیٹھے ، صفوں کو نہ پھلانگے، اور نہ دو آدمی جو قریب قریب ہوں انکے درمیان میں جا کر گھس

کر ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرے۔ جمعہ کی نماز سے پہلے سنن رواتبہ نہیں ہے بلکہ جمعہ کی نماز سے پہلے مسجد پہنچتے ہی تحیۃ المسجد ادا کرنا ، پھر اسکے بعد امام کے منبر پر چڑھنے سے پہلے جتنی چاہے رکعتیں پڑھے۔ پھر خطبہ توجہ کے ساتھ اور خاموشی کے ساتھ سنے۔ خطبہ کے دوران نہ بات کرے اور نہ کسی اور چیز میں مشغول ہو۔

- جمعہ کے روز پہلی رکعت میں سورہ الاعلی پڑھنا مستحب و سنت ہے ، اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ ، یا پہلی رکعت میں سورہ الجمعہ اور دوسری میں سورہ المنافقون پڑھے ، اور (جمعہ کی نماز دو رکعت جماعت کے ساتھ) اس کے بعد دو یا چار رکعت سنت پڑھی جائیں گی ، اور اگر چار رکعت پڑھیں تو دو علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھیں گے ۔ انکو فورا جمعہ کی نماز کے ساتھ ملا کر نہ پڑھیں ، بلکہ فاصلہ دیں یعنی کسی سے بات کر لے یا یہ کہ وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ آ گے یا پیچھے ہو جائے تاکہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ آپ جمعہ کی نماز میں اضافہ کر رہے ہیں۔
- اسی طرح جمعہ کے دن نبی ﷺ پر کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجنا سنت ہے اور سورہ کہف کی تلاوت ۔ اور مغرب سے پہلے جمعہ کے روز جو آخری لمحات ہیں ان میں دعا کرنا۔

2. عیدین کی نماز

نماز عیدین مسلمانوں کے شعائر میں سے ہے جس سے مسلمانوں کی بستی کو پہچانا جاتا ہے ۔ عیدین کی نماز عید گاہ میں پڑھی جاتی ہے ۔

عیدین کی نماز کے بھی کئی ایک آداب ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- غسل کرنا ، خوشبو لگانا، جو بھی لباس میسر ہو یا نئے کپڑے پہننا، پھر ایک راستے سے عیدین کی نماز کی ادائیگی کے لیے جانا اور راستہ بدل کر پھر واپس آنا۔

- عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے آدمی ناشتہ کر لے یا افطار کرے کوئی کھجور یا کسی طریقے سے کوئی معقول اور مشروبات میں سے کھا پی لے، اور عید الاضحی میں عیدگاہ سے واپس آنے کے بعد کچھ کھائےاپنی قربانی میں سے۔

- مرد و زن دونوں عید گاہ جائیں گئے، اور تکبیرات پڑھتے ہوئے جائیں گے۔ اس کا وقت طلوع شمس کے بعد تک ہے جب ایک نیزے جتنا یا ایک میٹر افق میں جب آفتاب بلند ہو جائے۔(1)

- عیدین کی نماز سے پہلے نہ تو اذان ہے نا اقامت ۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں ، اور دوسری رکعت میں پانچ اضافی تکبیریں ہیں۔

- عیدین میں جہری قراءت ہوگی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ «ق» پڑھنا مشروع ہے اور دوسری میں سورہ «قمر»پڑھنا مستحب ہے یا پہلی رکعت میں سورہ «الأعلىٰ» اور دوسری رکعت میں سورہ «غاشیہ »، اور پھر عیدین کی ادائیگی کے بعد امام سلام پھیر لے ، اور امام کا خطبہ سننے کے لیے بیٹھ جائیں گے۔

(1) اس کے بعد عید کی نماز کی ادائیگی کا وقت شروع ہوتا ہے۔

- اگر عیدین کی جماعت فوت ہو جائے تو عید کی نماز اکیلے پڑھیں گے ، اور اگر ظہر کے بعد عید کا علم ہو تو[1] دوسرے دن عید کے وقت پر نماز عید پڑھی جائے گی [2]۔

❀ متفرق نمازیں

1. نماز تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعات ادا کی جاتی ہے چاہے مسجد الحرام ہی کیوں نہ ہو۔ الا یہ کہ جب کوئی حج و عمرہ کے لئے جائے تو پھر مسجد الحرام میں تحیۃ المسجد نہیں بلکہ طواف سے آغاز کریں گے۔

2. طواف کی دو رکعتیں

جب بھی بیت اللہ کا طواف کریں گے تو ہر سات چکر مکمل کرنے کے بعد دو رکعت پڑھیں گے جن میں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون پڑھیں گے اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص ۔ افضل یہ ہے کہ مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اگر یہ میسر نہ ہو تو کسی بھی جگہ پڑھیں اگرچہ مسجد کے باہر ہی کیوں نہ ہو ۔

3. نماز استخارہ

- جو شخص بھی کسی مباح کام کا ارادہ یا آغاز کرے تو وہ فرض نمازوں کے علاوہ کوئی بھی دو رکعت نماز پڑھے اور پھر اس میں اللہ رب العالمین سے خیر کا سوال کرے اور خیر کی دعا کرے ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم اسطرح دیتے تھے

(1) رمضان کا جو تیسواں روزہ رکھا ہوا ہے اسے افطار کر دیں گے۔
(2) چاہے عید الاضحی ہو یا عید الفطر ہو۔

کہ جس طرح قرآن کی کسی سورت کی ہمیں تعلیم دیتے ہوں ۔

نبی ﷺ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے یا کوئی کام کرنا چاہے تو فرائض کے علاوہ کوئی بھی دو رکعت نماز پڑھے اور پھر یہ دعاء کہے

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ ، وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِہٖ وَ اٰجِلِہٖ ، فَاقْدُرْہُ لِیْ ، وَ یَسِّرْہُ لِیْ ، ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِہٖ وَ اٰجِلِہٖ ، فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ ، وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ»

(رواہ بخاری)

اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بےشک تو قدرت رکھتا ہے جبکہ میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، بےشک تو ہی غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش اور انجام کار کے اعتبار سے بہتر ہے تو اس کو میرے نصیب میں کردے۔ اس کو میرے لیے آسان بنادے اور اس میں میرے لئے برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے میرے دین، میری معاش اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہے

تو اسے مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور میرے حصہ میں بھلائی کردے جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کردے۔

- استخارہ کرنے کے بعد کام پر عمل کریں۔ نہ خواب کا انتظار کریں نہ اس کے علاوہ کچھ اور، استخارہ دوبارہ دہرایا بھی جاسکتا ہے۔ قبولیت کے اوقات میں استخارہ کرنے کی کوشش کریں جیسے کے رات کا تہائی حصہ ۔
- جو ممانعت کے اوقات ہیں جیسے عصر کے بعد ، فجر کے بعد ان اوقات میں بھی نماز استخارہ پڑھی جا سکتی ہے ۔ اگر کسی اہم کام کے فوت ہونے کا خدشہ ہو ۔اگر کسی اہم کام کے فوت ہونے کا خدشہ نہ ہو تو ممانعت کے اوقات میں نہ پڑھیں۔

4. صلاۃ کسوف

- یہ سورج یا چاند کے خسوف یا ،کسوف کے وقت ہو سکتی ہے۔ نماز خسوف(سورج گرہن/ یا چاند گرہن کی نماز)کے لئے ان کلمات «الصلاۃ جامعۃ» کے ذریعے لوگوں کو بلایا جائے گا ۔
- نماز کسوف (خسوف) مسجد میں پڑھی جائے گی جو کہ دو رکعات ہیں۔ ہر رکعت میں کم از کم دو رکوع ہیں ، اور تکبیر تحریمہ کے بعد سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں گے ، پھر رکوع کریں گے اور پھر رکوع سے دوبارہ اٹھ کر سورہ فاتحہ پڑھیں گے اور ساتھ کوئی سورت ملا لیں گے ، اور پھر رکوع کریں گے، پھر رکوع سے اٹھیں گے پھر سجدہ کریں گے ، اسی طرح دو رکعتوں کو مکمل کیا جائے گا۔
- اور نماز کسوف/خسوف میں بھی دیگر نمازوں کی طرح طویل

قیام میں جہری قرآت کرنا سنت ہے ، یہاں تک کہ سورج گرہن یا چاند گرہن کی علامات ختم ہو جائیں۔

- اس کے بعد مسنون خطبہ ہے۔
- اگر کسی کی نماز کسوف یا خسوف کی نماز فوت ہوجا ئے تو گرہن ختم ہونے کے بعد قضا نہیں کی جائے گی۔

5. نماز استسقاء

- جب بارش وغیرہ کی ضرورت ہو یا بارش روکنے کی ضرورت ہو تو نماز استسقاء پڑھی جائے گی جو کہ دو رکعات ہیں ، جن میں عیدین کی طرح اونچی قرات کی جائے گی۔
- اس کا خطبہ نماز سے پہلے بھی ہوسکتا ہے اور بعد میں بھی لیکن افضل ہے کہ نماز سے پہلے خطبہ ہو جس میں بہت دعائیں مانگی جائیں اور گڑگڑایا جائے۔
- امام اپنی چادر کو دعا کے بعد پلٹے گا ، اپنی دونوں ہتھلیوں کو اٹھا کر دعائیں کرے گا ۔ نمازی بھی اپنی ہتھیلیوں کو اٹھائیں گے اور اٹھا کر دعا کریں گے ۔

6. ماز جنازہ

- نماز جنازہ میں نہ تو رکوع ہے نا سجود ۔ بلکہ اس میں صرف چار تکبیرات ہوتی ہیں ۔
- پہلی تکبیر میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا جائے گا اورپھر سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی اور ساتھ کوئی بھی سورۃ پڑھی جائے گی۔ پھر دوسری تکبیر کے بعد صلاۃ سلام بھیجا جائے گا رسول اللہ ﷺ پر۔ پھر تیسری تکبیر کے بعد جنازے کی دعائیں پڑھی جائیں گئ۔

- پھر چوتھی تکبیر کہی جائے گی۔ ا اور پھر دعا کی جائے گی۔ افضل یہ ہے کہ سرًّا پڑھی جائے ، زیادہ پڑھنا بھی جائز ہے[1]۔
- پھر آخر میں صرف دائیں طرف سلام پھیرا جائے یا دونوں طرف بھی سلام پھیر سکتے ہیں ، دونوں طریقے مشروع ہیں ۔
- اگر نماز جنازہ کی جماعت فوت ہو جائے کسی کی تو اسے آدمی اکیلا بھی پڑھ سکتا ہے۔ مرد کی میت کے سر کے پاس امام کھڑا ہو گا اور عورت کی میت کے وسط میں۔ قبر پر بھی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے ،نماز غائبانہ پڑھنا جائز ہے جنکی نماز جنازہ نہ ہوئی ہو۔

7. مسافر کی نماز

- مسافر کے لئے رباعی نماز یعنی چار رکعات والی نماز دو رکعات کرنا مشروع ہے جیسے ظہر ، عصر ، اور عشاء کی نماز کو دو رکعات میں پڑھا جائے گا۔
- سفر کی وجہ سے نمازوں کو اکھٹا بھی کیا جاسکتا ہے ، یعنی ظہر اور عصر ایک ساتھ اور مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ جمع کیا جاسکتا ہے شدید بارش میں، یا بیماری میں یا عام حرج (فتنہ) وغیرہ کی وجہ سے ۔

❀ فرض نماز سے پہلے اور بعد کی سنتیں

1. فجر سے پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھی جائیں گی اور پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ إخلاص پڑھنا سنت سے ثابت ہے۔[2]

---

(1) زیادہ راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف ہی سلام پھیرا جائے۔
(2) فرض نمازوں کے پہلے اور بعد کی سنتوں کو عرف عام میں سنن مؤکدہ بھی کہا جاتا ہے اور عموما عرب دنیا میں اینھیں

2. ظہر کی نماز سے پہلے دو سنتیں اور بعد میں دو سنتیں بھی پڑھ سکتے ہیں یا پہلے چار سنتیں اور بعد میں بھی چار سنت پڑھ سکتے ہیں ، اور ان سنتوں کو دو دو کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں یا ظہر کی فرض نمازوں کی طرح چار کو ملا کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔
3. عصر سے پہلے چار رکعات سنت ۔ (1)
4. مغرب کی فرض نماز سے پہلے دو رکعتیں اور بعد میں بھی دو رکعتیں ہیں۔
5. عشاء کے بعد دو رکعات ہیں۔ (2)

❀ نفلی نمازیں

1. قیام اللیل/ تہجد اور وتر

تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر فجر کی اذان تک رہتا ہے اور سب سے افضل وقت یہی ہے رات کا تہائی حصہ ۔ کم از کم صلاۃ اللیل یا قیام اللیل اور وتر کی ایک رکعت ہے۔ سب سے زیادہ اور افضل گیارہ رکعات ہیں جو کہ دو دو کر کے پڑھی جائیں گی۔ ایک رات میں دو دفعہ وتر پڑھنا جائز نہیں۔ وتر کی آخری رکعت میں قنوت پڑھنا سنت ہے۔(3)

سنن رواتب بھی کہا جاتا ہے یعنی فرض نماز کے علاوہ جو نماز پڑھی جاتی ہے اور پابندی کے ساتھ نبی ﷺ سے پڑھنا ثابت ہے۔

(1) دو ،دو کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں یا ملا کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (عموما یہ غیر موکدہ میں آتی ہیں)۔

(2) نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ جو ان سنتوں کی حفاظت کرے بالخصوص فجر سے پہلے دو، ظہر سے پہلے دو یا چار اور بعد میں دو، مغرب کے بعد دو اور عشاء کے بعد دو رکعات تو اس کے لئے اللہ رب العالمین جنت میں گھر بنائے گا۔

(3) رکوع سے پہلے پڑھیں یا رکوع کے بعد جیسے قنوت نازلہ والی حدیث میں ذکر ہے۔ اگر رات کے شروع میں پڑھ لی تو پھر رات کے آخری حصے میں نہیں پڑھیں گے ، اور اگر شروع میں نہیں پڑھے تو آخر میں یعنی فجر سے پہلے پڑھے جائیں گئے ، اور اسی طرح دن میں کوئی وتر نہیں ہے۔ اگر رات کے وتر چھوٹ گئے تو دن میں اشراق پڑھیں گئے زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات۔

2. صلاۃ الضحیٰ

اسکی کم از کم تعداد دو رکعات ہیں اور اکثر کی کوئی حد نہیں [1]۔ اشراق یا چاشت یا اوابین کا وقت آفتاب طلوع ہونے کے دس پندرہ منٹ کے بعد شروع ہوتا ہے پھر جتنی رکعات پڑھنا چاہے پڑھ سکتے ہیں یہاں تک کہ شدید گرمی ہو جائے یہ اس کے عروج کا وقت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے کہا کہ صلاۃ الاوابین زوال کا وقت ظہر سے پندرہ منٹ پہلے تک تقریبا یعنی اذان سے پندرہ منٹ پہلے تک پڑھ سکتے ہیں۔

3. صلاۃ الوضوء

جسے تحیۃ الوضو بھی کہا جاتا ہے یعنی جب بھی آدمی وضو کرے تو مشروع ہے کہ دو رکعات پڑھے۔

4. گھر سے آتے جاتے وقت نماز پڑھنا

گھر سے نکلے تو وضو کر کے نماز پڑھ کر نکلے اور جب گھر واپس پہنچے تو نماز پڑھے، یہ نبی ﷺ کے معمولات سے ثابت ہے۔

5. سفر سے واپسی پر دو رکعت نماز۔

6. اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات نماز ۔

7. مسجد قباء میں نماز پڑھنا یہ عمرہ کے قائم مقام ہے۔

(1) آپ ﷺ بارہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

تیسرا رکن: زکوۃ

زکوۃ اسلام کا مالی رکن ہے۔ اسکی کچھ شرائط پائی جائیں تو تب کسی صاحب مال شخص پر زکوۃ واجب اور فرض ہوتی ہے۔

وہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں

1. اسلام: زکوۃ صرف مسلمان پر فرض ہے ، کافر اگر زکوۃ دے بھی تو قبول نہیں ہوگی۔1
2. آزاد: مسلمان آزاد ہو کیونکہ کسی غلام یا کنیز پر زکوۃ فرض نہیں ہے۔
3. مال کا ملکیت میں ہونا: اس مال کا مالک ہونا بھی شرط ہے یعنی اگر مال آپکے پاس موجود ہو لیکن آپکی ملکیت میں نہ ہو تو پھر زکوۃ فرض نہیں۔
4. مال میں اضافہ: یعنی مال بڑھ رہا ہو اس میں اضافہ ہو رہا ہو۔ زمینی پیداوار اور غلہ جات ہوں ، مویشی جن کی نسل بڑھتی ہواور ایسی تجارت ہو جو بڑھتی جا رہی ہو یا سونا اور چاندی جو کہ اضافے کو قبول کرے۔
5. بنیادی ضرورت سے زیادہ: یہ مال انسان کی بنیادی ضروریات سے زیادہ ہو مثلاً کھانا پینا ، لباس، گھر، مکان و رہائش ، بیوی بچوں کے اخراجات وغیرہ اور اسی طرح ملازموں وغیرہ کے اخراجات ، یا ان کے اخراجات جن کا ناں نفقہ آپکے ذمہ ہو ۔ پورے سال بھر کے خرچے کو نکال کر اگر مال بڑھ جائے تو پھر زکوۃ ہے ورنہ نہیں۔
6. مخصوص نصاب: مال کسی خاص نصاب کو پہنچ جائے تو پھر زکوۃ ہو گی ، نصاب تک پہنچنے سے پہلے نہیں۔
7. پورا سال گزرنا: زکوۃ کے نصاب پر پورا سال گزر جائے ، یعنی زکوۃ

کے نصاب کو پورا ایک ہجری سال گزار جائے[1] ۔

8. السوم : یعنی پالتو عام چرواہے میں چرنے والے جانور۔ جو جانور خود چراگاہوں میں جاکر چراتے ہوں تو ا ن پر زکوۃ فرض ہے۔ ا گر جانوروں کو کسی جگہ رکھ کر ان پر خرچ کررہے ہیں چارے وغیرہ کے لیے تو اس پر زکوۃ نہیں ہے جمھور علماء کے نزدیک [2]۔

❀ مال کی وہ اصناف واقسام جس پر زکٰوۃ فرض ہے

1. النقدان (نقدین): یہ سونا اور چاندی ہیں اور انہی کے ساتھ شمار کیا جاتا ہے سکہ رائج الوقت کو ، واضح ر ہے کہ سونے کا نصاب 85 گرام ہے اور چاندی کا نصاب 595 گرام ہے ۔

کرنسی نوٹ کا حساب چاندی سے لگایا جاتا ہے جب وہ یعنی کرنسی نوٹ مذکورہ مقدار یا اس سے زیادہ ہو جاے تو کل میں سے ڈھای فیصد (2.5%) زکوۃ ہر ہجری سال میں نکالی جا ئے گی۔ [3]

2. زیورات : یہ وہ سونے و چاندی کے زیورات ہیں جو زینت میں استعمال ہوں ،ان کی زکوۃ سابقہ طریقہ پر جو بتایا جا چکا ہے نکالی جا ئے [4] ۔

---

(1) جسے ہم قمری سال کہتے ہیں یعنی رمضان میں.مال آیا تو دوسرے رمضان میں.اس پر زکوۃ فرض ہو گی۔
(2) اگر جانوروں کا کوئی باڑہ وغیرہ رکھا ہوا ہے جس سے آپ تجارت کرتے ہوں تو اس سے جو منافع آئے گا تو اس پر زکوۃ دینی ہو گی۔
(3) سونے کانصاب 85 گرام ہے اور چاندی کا نصاب 595 گرام ہے ، یہ متوسط ہے۔ اور یہ اکثریت کی رائے ہے لیکن مدینے کے اس زمانے کے وزن سے حساب لگایا ہے، اور سکے یا کرنسی کو چاندی سے پیمائش(ناپا) کیا جائے گا ، کرنسی یا سکے کی قیمت چاندی یا سونے سے لگائی جائے گی ۔
سونے یا چاندی کا ریٹ اگر کم ہے تو 595 گرام یا 460 گرام چاندی کی مقدار کو اگر سکے یا کرنسی کی کوئی قیمت پہنچتی ہے تو اس پر زکٰوۃ فرض ہوگی ورنہ نہیں ، اور پھر ہی ڈھائی فیصد (2.5%) زکٰوۃ نکالی جائے گی۔ صاحب مال اپنے مال سے زکٰوۃ نکالے گا فقراء ومساکین کے لئے ہر ہجری سال میں ایک دفعہ۔ یعنی اگر آپ کے پاس 100روپے ہیں تو اس پر ڈھائی روپے ، اور اگر ہزار میں فرض ہوتی ہے تو وہاں پر 25 روپے، لاکھ ہے آپ کے پاس تو ڈھائی ہزار وغیرہ۔
(4) زیورات میں بھی اگرچہ اختلافی مسئلہ ہے، لیکن افضل اور بہتر یہی ہے کہ بری الذمہ ہونے کے لئے یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق سے عہدہ برآں ہونے کے لئے ، یعنی فقراء کے حق کو کھانے یا ہڑپ کرنے سے بچنے کے لئے اس کی زکٰوۃ نکالی جا ئے۔

3. سامان تجارت : یہ وہ سامان ہے جو تجارت کے لئے تیار کیا گیا ہو یعنی خرید وفروخت کے لئے، کھانا ہو یا دیگر سامان وغیرہ ، ہر سال سامان تجارت جتنی بھی ہو کوئی بھی چیز ہو تو اسکی قیمت لگائی جائے گی اور نقدین[1] سے اس کی قیمت لگا کر ڈھائی فیصد (2.5%) زکوۃ نکالی جائے گی ۔

4. مویشی : اس میں اونٹ ، گائے، بھیڑ، بکری، دنبے(چھوٹا مال) وغیرہ شامل ہیں۔

غنم کا اطلاق بھیڑ ، دنبے ،دنبیوں وغیرہ پر ہوگا۔ جب پانچ (5) اونٹ ہوں ، تیس(30) گائے ہوں ، بکریاں یا بھیڑیں وغیرہ چالیس(40) پر پہنچ جائیں تو اس پر زکوۃ فرض ہوگی۔

5. غلہ جات : پھل اور میوہ جات وغیرہ میں جب 650 کیلو گرام سے زیادہ غلہ پیدا ہو ، اسی طریقے سے میوہ جات وغیرہ نہروں یا بارش کے پانی سے سیراب ہوتے ہوں ، اور اگر ان پر کوئی خرچہ اُٹھانا پڑے تو ان پر دس فیصد (10%) زکوۃ ہے ۔ اگر آلات و مشینوں کے ذریعے آبیاری کی جاتی ہے تو اس میں نصف عشر (یعنی 5% فیصد) زکوۃ ہے ۔

6. شہد: جب شہد 40 کیلو گرام سے زیادہ ہوجائے اور تجارت کے لئے نہ ہو تو اس میں عشر ہے 40 کیلو گرام پر 4 کیلو ۔

7. دفینے (دفن کئے گئے مال) : یہ وہ مال ہے جو زمانہ جاہلیت میں قدیم زمانے کا دفن شدہ خزانہ ہو جیسے جواہرات وغیرہ تو اس میں خمس ہے۔[2]

---

(1) نقدین یعنی سونا اور چاندی۔
(2) اگر آپ کو 100کیلو گرام ملا ہےتو 5 گرام دینے ہونگے، 10 گرام میں آدھا گرام ۔

8. دھات :ہر وہ قیمتی چیز جو زمین سے نکلتی ہے، زکوۃ میں اس کا معاملہ نقدین اور سونے چاندی جیسا ہے۔ یعنی اس کی قیمت سونے چاندی کے اعتبار سے لگائی جائے گی۔ [1]

9. بازار /مارکیٹ کے شیئر (شیئر مارکیٹنگ): کسی بہت بڑی کمپنی میں آپ چھوٹے حصہ دار بنے ، تو اس اپنے حصے کی سالانہ زکوۃ تجارت کی طرح تجارتی سامان کی قیمت لگا کر نکالیں گے۔ جس نے اصل مال لگایا ہے وہ اصل کو چھوڑ کر جو منافع انکے پاس آتا ہے اس میں سے سالانہ زکوۃ ادا کریں گے۔

❀ مستحقین زکوۃ

زکوۃ کے مستحق یہ لوگ ہیں[2]:

1. فقراء (جن کے پاس کچھ بھی نہ ہو)۔
2. مساکین (جن کے پاس پورے سال کا سامان /راشن وغیرہ نہ ہو)۔
3. زکوۃ کے لیے کام کرنے والے ملازمین۔
4. نئے مسلمانوں کے دل میں الفت پیدا کرنے کے لیے یاایسے کافروں کو بھی زکوۃ دی جاسکتی جن کے دل میں اسلام لانے کی امید ہو۔
5. اسی طرح غلام کو آزاد کرنے کے لیے بھی زکوۃ کا مال دے سکتے ہیں۔
6. مقروض ، (جو قرض ادا کرنے سے عاجز ہو)۔ 6-
7. اللہ کے راستے میں یعنی جہاد ودیگر علم و دعوت دین وغیرہ میں۔

(1) اگر اس دھات کی قیمت چاندی یا سونے کے نصاب کو پہنچتی ہے تو اس پر زکوۃ فرض ہوگی۔
(2) مستحقین زکوۃ وہ لوگ ہیں جو جن کے لیے زکوۃ لینا جائز ہے ، زکوۃ جن کا حق ہے ، اور یہ اس لئے تا کہ مالدار زکوۃ دینے والے یہ نہ سمجھیں کہ وہ اپنا کچھ مال دے کر احسان کر رہے ہیں بلکہ اللہ تعالی کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے انہیں فقراء کے مال کا امین بنایا ہے اور یہ انکا مال ہے جو کہ اللہ تعالی نے ان پر تقسیم کرنے کے لئے دیا ہے۔

8. ایسا مسافر جن کے ہاتھ میں دوران سفر راستے میں کچھ نہ رہا ہو۔ [1]

❀ زکوۃ الفطر (فطرانہ)

صدقۃ الفطر ہر مسلمان مرد، عورت، چھوٹا، بڑا، آزاد، غلام پر فرض ہے۔ جس کے پاس اس کی ضرورت سے زیادہ ہو عید کے دن۔ اسکا حساب ایک صاع ہے ہر مسلمان کی طرف سے ۔ ایک صاع برابر ہے = 2.176 کیلو یعني ایک صاع گندم یا جو ، چاول، مکئ ، کھجور وغیرہ ، الغرض جس علاقے میں جو کھانا کھایا جاتا ہو اسی لحاظ سے دیں [2]۔

❀ اسلام کا چوتھا رکن الصیام (روزہ)

اسلام کا یہ رکن پورا کرنا فرض ہے ہر مسلمان ، مکلف (عاقل ، بالغ) پر جو کہ بیار نہ ہو مسافر نہ ہو ، عاجز نہ ہو ، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت نہ ہو۔

طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے ، جماع اور تمام قسم کے مفطرات (یعنی روزہ توڑ کام/ منکرات) سے رکے رہنا ہے۔

❀ روزے کو باطل کرنے والے امور

1. عمداً (جان بوجھ کر) کھانا پینا۔
2. میاں بیوی کا عمداً جماع کرنا
3. عمداً منی جسے کا اخراج (عمداً جوہر حیات کا کشید کرنا)
4. جان بوجھ کر قے (الٹی) کرنا

(1) یعني خرچہ ختم ہو جائے۔ مالدار، طاقتور لوگوں کو زکوۃ یہنں دی جائے گی، نہ ہی کافروں کو سوائے جن کا ذکر پہلے گزرا (اسلام کی طرف تالیف قلب کے لیے)، نہ ہی آل بیت النبی ﷺ کو اور نہ ہی ان رشتہ داروں کو جن کا نفقہ آپ پر واجب ہے۔
(2) تقریباًتین کلو گرام ایک آدمی کی طرف سے ۔ مصدر: فتاویٰ شیخ ابن باز رحمہ اللہ۔

5. حیض و نفاس دن کے کسی بھی حصے میں آجا ئے۔ [1]
6. ایسے انجیکشن یا ڈرپ وغیرہ جو کہ غذا کا کام دیں۔
7. کسی بھی فرض روزہ کی طلوع فجر سے پہلے پہلے نیت نہ کرنا۔

یہ تمام چیزیں روزے کو باطل کرنے والی ہیں بغیر کسی عذر کے۔ واجب ہے کہ توبہ النصوح کی جائے اور ان کی قضاء کی جائے اوراگر جماع کے ذریعے روزہ کو باطل کیا گیا ہے تو ایسی صورت میں کفارہ مغلظہ (شدید کفارہ) ہے جس میں شامل ہیں : غلام آزاد کرنا ، اگر غلام نہ میسر ہو تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا ، اگر دو مہینے کے مسلسل روزے نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ۔

❀ کن چیزوں سے روزہ باطل نہیں ہوتا

1. بھول کر کھانا پینا / یا غلطی سے کھا پی لینا / یا زبردستی کسی کی طرف سے کھلایا یا پلایا جائے۔
2. اذان کی آواز سننے کے بعد کھانا۔[2]
3. اگر آدمی نے جنب کی حالت میں سحری کی اور فجر کی اذان بھی ہو گئی ہو تو روزہ پر اسکا اثر نہیں پڑے گا۔[3]
4. مسواک کرنا۔[4]

---

(1) حتی کہ افطار کرنے سے چند منٹ پہلے ہی کسی عورت کو حیض آجائے یا نفاس تو وہ روزہ ضائع ہوگیا اور اسے بعد میں اس روزے کی قضا کرنی پڑے گی یا پھر اگر طاقت نہیں ہے تو فدیہ دینا پڑے گا ۔
(2) آپ کے ہاتھ میں پہلے سے کھانا ہے اور اذان ہو گئی ہے تو اس برتن سے جو ہاتھ میں ہو اپنی ضرورت پوری کر سکتے ہیں ۔
(3) افضل یہی ہے کہ فجر کی نماز سے پہلے پہلے غسل کر لیں۔
(4) برش وغیرہ کو بھی اس کے ساتھ ملایا جا سکتا ہے مگر محتاط رہیں۔

5. بلا مبالغہ کلی کرنا اور ناک کو پانی ڈال کر صاف کرنا۔[1]
6. میاں بیوی کا آپس میں بوس و کنار کرنا ، ایسے شخص کے لئے جو اپنے اوپر قابو رکھ سکتا ہو۔
7. کھانا چکھنا ، خیال رہے کہ پیٹ میں کوئی چیز نہ جا ئے ۔
8. سرمہ یا آنکھوں کے قطرے وغیرہ جو ڈالے جاتے ہیں یا مرہم وغیرہ لیکن خیال رہے کہ وہ پیٹ یا معدہ تک نہ پہنچے سوائے ناک کے قطروں کے کیونکہ جو چیز ناک میں ڈالی جاتی ہے وہ سیدھا معدے میں جاتی ہے۔ اس لئے ناک میں قطرے وغیرہ نہیں ڈالیں۔
9. ٹھنڈا پانی روزے کی حالت میں سر پر ڈالنا یا کلی وغیرہ کرنا گرمی میں ٹھنڈک کے لیے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
10. عام علاج و معالجہ/ انجیکشن وغیرہ جو علاج کے لیے لگائے جاتے ہیں بشرطیکہ وہ غذائی انجیکشن نہ ہوں۔ اسی طرح ٹیسٹ وغیرہ کے لئے خون کا نمونہ (بلڈ سیمپل) دینا ۔
11. حجامت یا سنگی لگوانا ایسے شخص کے لئے جو کمزور نہ ہو ۔ جمہور اہل علم کے ہاں یہ مفطر نہیں ہے سوائے علماء حنابلہ کے یہاں کہ وہ اسکو مفطر قرار دیتے ہیں ۔
12. وہ چیزیں جن سے انسان بچ نہ سکتا ہو روزے کی حالت میں جیسے تھوک نگلنا ، گلے کی کھنکار (بلغم وغیرہ) ، نزلہ وغیرہ یا بخور کی دھونی وغیرہ تو ان سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔
13. دانت یا داڑھ وغیرہ نکلوانا بشرطیکہ اسکا خون معدہ تک نہ پہنچے ۔
14. روزے کی حالت میں یعنی دن کے وقت کوئی خوشبو یا تیل وغیرہ

(1) صرف زبان سے کھانا چکھ کر تھوک دیا جائے۔

لگانا جائز ہے ، جنکی ممانعت کی کوئی صریح دلیل موجود نہ ہو ۔

❀ کے آداب / طریقہ روزہ

1. سحری کھا کر روزہ رکھنا اور سحری کو اتنا تاخیر سے کرنا کہ فجر صادق کے وقت یعنی اذان سے کچھ ہی دیر پہلے ہو یعني دوسری اذان سے کچھ ہی دیر پہلے ہو جو کہ فجر کی نماز کے لئے ہوتی ہے ۔
2. سورج غروب ہوتے ہی جلد روزہ افطار کرنا۔
3. کھجور کھا کر روزہ افطار کرنا ، اگر کھجور نہ ملے تو پھر پانی پی کر ۔
4. افطار کرتے وقت اور افطار کرنے کے بعد دعا کرنا۔
5. کثرت تلاوت قرآن۔
6. روزہ کی حالت میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا۔
7. زبان کی مصیبت و آفات سے زبان کو بچا کر رکھنا۔ جیسے لغو(بے فائدہ باتیں) ، رفث (میاں بیوی کے جنسی تعلقات وغیرہ) ، جھوٹ بولنا ، جھوٹی گواہی وغیرہ ۔یہ تمام چیزیں ہر مسلمان پر حرام ہیں۔
8. جماعت کے ساتھ نماز تراویح ادا کرنا۔[1]
9. پورے آخری عشرے میں لیلۃ القدر کی تلاش کرنا اور اس میں اعتکاف کرنا۔[2]

(1) یہ تمام چیزیں تو ہر مسلمان پر عام حالات میں بھی حرام ہیں اور روزے کی حالت میں تو انکی حرمت اور شدید ہو جاتی ہے۔
(2) یعنی بیس کا روزہ مکمل کرتے ہی پورے دس دن یاتمام کر کے لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہیے ۔اس لئے کہ یہی سنت نبوی ہے۔ ہمیشہ نبی ﷺ نے ان دنوں اعتکاف کیا اور آپ کے بعد امہات المومنین نے اعتکاف کیا ۔ یہ تو سست لوگوں کا کام ہے کہ اگر یہ نہ کر سکے تو پھر ایک رات چھوڑ کر ایک رات عبادت کرے ، بعض لوگ صرف ستائیسویں رات پر ہی اکتفاء کرتے ہیں جو کہ صحیح نہیں کیونکہ اصل یہی ہے کہ پورے آخری عشرے میں قیام کرنا چاہیے۔

❀ ایسے ایام جن میں روزہ رکھنا مستحب ہے

1. شوال کے چھ روزے۔
2. ماہ شعبان میں کثرت سے روزے۔
3. ہر پیر اور جمعرات کے روزے۔
4. حاجیوں کے علاوہ دیگر لوگوں کے لئے عرفہ کے دن کا روزہ۔
5. عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اسکے ساتھ نویں محرم کا بھی روزہ رکھنا۔ 5-
6. محرم کے مہینے میں کثرت سے روزے۔
7. ہر قمری مہینے کے ایام بیض کے روزے (13، 14، 15 تاریخ کے)۔
8. ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا ، جسے صیام داؤد کہا جاتا ہے۔

❀ ایسے دن جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں

1. دونوں عیدوں میں سے کسی ایک عید کے دن روزے رکھنا۔
2. ایام تشریق کے روزے رکھنا(13،12،11تاریخ کے)۔ [1]
3. صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا
4. صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا
5. رمضان کی آمد پر شک کی بناء پر روزہ رکھنا[2]

(1) حاجیوں کے علاوہ دیگر عام لوگوں کے لئے 11، 12، 13 ذی الحج کے روزے ، یعنی اگر حاجی وغیرہ پر دم وغیرہ کے روزے ہوں تو عید کے دن کو چھوڑ کر رکھ سکتے ہیں۔
(2) یہ غیر مشروع اور منع ہے۔

6. ہمیشہ ہمیشہ کے لیے روزے سے رہنا ، یہ بھی منع ہے۔
7. نصف شعبان کے گزرنے کے بعد روزے رکھنا سوائے اس شخص کہ جو اسکا عادی ہو[1]۔
8. عورت کے لئے نفلی روزے شوہر کی بلا اجازت کے رکھنا جائز نہیں جبکہ اسکا شوہر گھر پر موجود ہو۔
9. عرفہ کے دن کا روزہ ان حاجیوں کے لئے جو عرفات میں وقوف عرفہ کر رہے ہوں منع ہے بلکہ ناجائز اور حرام ہے۔

پانچواں رکن حج

حج ہر مکلف، عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے جسے حج پر آنے جانے کی جسمانی و مالی طاقت ہو۔

❀ ارکانِ حج

1. نیت احرام
2. وُقوفِ عرفات
3. طوافِ افاضہ
4. صفاء و مروہ کے درمیان سعی

(1) یعنی جو عموماً نصف شعبان کے بعد بھی روزے رکھتا ہو جیسے جو پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتا ہو ، یا ایک مہینہ کے آخر میں تین روزے وغیرہ رکھتا ہو ، یا جو ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتا ہو صوم داؤد کی طرح تو اسکے لئے جائز ہے ۔

❀ واجباتِ حج

1. میقات سے احرام۔
2. عرفات میں غروبِ آفتاب تک رہنا۔
3. عید کے دن کی پہلی رات (لیلۃُ النحر) مزدلفہ میں رات کا ایک بڑا حصہ گزرانا۔
4. عید کے دن جمرہ عُقبی کی رمی اور باقی جمرات کی رمی، اور ایام تشریق میں بھی۔
5. منی میں ایام تشریق کی راتیں گزارنا۔
6. بالوں کا تراشنا۔ (حلق یا قصر)
7. طوافِ وداع ہر اس شخص کے لیے طوافِ وداع واجب ہے جو مکہ سے باہر کا ہو۔

❀ حج کی صفات

1. میقات سے حج کا آغاز

- مُحرم (احرام باندھنے والا) میقات پر پہنچ کر پہلے غسل کرے گا اگر پہلے سے تیار ہو کر غسل کر کے نہیں آیا ، اور پھر خوشبو لگائے گا ۔ مرد ایک ہی اُزار ایک چادر اور دو چپل پہنے گا ، اور عورت کسی بھی معمول کے کپڑوں سے اپنے جسم کو ڈھانپے گی سوائے اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے[1]۔

(1) اگر کسی نامحرم مرد کا سامنا ہو تو اپنے چہرے کو کپڑے سے لپیٹ سکتی ہے۔

- فرض نماز یا تحیۃ المسجد میقات پر پڑھنے کے بعد ، اور ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی جائیگی اس وادی کی فضیلت کی وجہ سے،اور پھر قبلہ رو ہو کر احرام باندھنے والا حاجی تلبیہ پڑھے گا ‹‹لبیک اللھم عمرۃً لا ریاء فیھا ولا سمعۃ ›› یہ اس شخص کے لئے ہے جو حج تمتع کر رہا ہو، اور یہ بھی جائز ہے کہ حاجی حج قران یا حج مفرد کی نیت کریں اور اگر کسی مرد یا زن کو یہ ڈر ہو کہ ان کا حج اور عمرہ مکمل نہیں ہوسکے گا تو پھر اسے شرطیہ نیت کر لینی چاہیے۔ شرطیہ نیت میں یہ بھی کہے کہ اے اللہ جہاں تو نے مجھے روک دیا میں وہی حلال ہو جاؤں گا / گی ۔ پھر اگر حج مکمل نہ کرسکیں احرام قبل تکمیل کھولنا پڑے تو دم نہیں دینا پڑے گا(1) ۔

- احرام کی حالت میں جو پابندیاں ہیں ان سے دور رہنا ہے۔ مثلا بال اور ناخن کاٹنا، خوشبو لگانا، نکاح کرنا، جماع، مباشرت، شکار کرنا، سر کو ڈھانپنا، سلے ہوئے کپڑے پہننا، مردوں کا موزے پہننا، عورتوں کا نقاب اور دستانے پہننا۔

- اسی طرح لگاتار بلند آواز میں تلبیہ (2) پڑھیں گے اور تکبیر پڑھتے رہیں گے ، تہمید : لاالٰہ الا اللہ، اور تکبیر : اللہ اکبر اونچائی کی طرف جاتے ہوئے اور تسبیح سبحان اللہ نیچے وادی کی طرف جاتے ہوئے (3)

---

(1) احرام کو احرام اس لیے کہتے ہیں کے احرام باندھنے کے بعد اور حج عمرہ کی نیت کرنے کے بعد حاجی پر بہت سارے کام منع اور حرام ہوجاتے ہیں۔

(2) تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لکَ وَالْمُلْکَ لاَشَرِیْکَ لکَ اگرچہ اس میں اور کوئی حکم نہیں ہے لیکن اھل علم نے کہا ہے کہ فتنہ سے بچنے کے لئے عورتیں آہستہ آواز میں پڑھیں اتنی کہ جو خود کو آواز سمجھ میں آئے ، جبکہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو آ کر کہا کہ صحابہ کو کہیں کہ بلند آواز سے تلبیہ پڑھیں ، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس قدر بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا کہ وادیاں گونجنے لگی۔

(3) جب حاجی راستے میں کسی بلند جگہ پر چڑھیں تو 'اللہ اکبر' پڑھیں اور جب پستی (ڈاؤن) کی طرف جایئں کسی جگہ سے سواری کو لے کر تو 'سبحان اللہ' پڑھیں۔

2. مکہ میں

اگر ممکن ہو تو مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کریں ، پھر سیدھی طرف سے مکہ میں داخل ہوں جو راستہ سیدھا باب السلام کی طرف جا کر نکلتا ہے اور باب السلام کے ساتھ ہی باب بنی الشیبہ سے مسجد الحرام میں دائیں پیر سے داخل ہوں[1]۔ یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں «بسم اللہ الصّلاۃ والسّلام علی رسول اللہ اللھم افتح لی ابواب رحمتک» اور اس کے بعد جب کعبہ کو دیکھے تو دونوں ہاتھ اٹھائیں اور پڑھیں «اللھمَّ أنت السّلام و منک السَّلام فحیّنا ربَّنا بالسَّلام»۔

- پھر حجر اسود کے پاس سے طواف کا آغاز کریں۔ حجر اسود کو بوسہ دیا جائے یا پھر ہاتھ سے اشارہ کر دیا جائے یا کسی بھی چیز سے چھو لیا جائے یا کسی چیز کے بغیر اشارہ کر دیا جائے [2] اور السلا کرتے ہوئے تکبیر پڑھی جائے، یعنی طواف کا چکر «اللہ اکبر» پڑھ کر شروع کریں۔
- مرد کو چاہیے کہ دائیں کاندھے کو کھلا رکھے اور پہلے تین طواف میں تیز تیز چلے ، یعنی رمل کرے۔
- رکن یمانی پر استلام کرے اگر ممکن ہو۔ نہ اشارہ کرے اور نہ بوسہ دے۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں یہ دعا کریں جو اللہ نے قرآن میں ذکر کی ہے : «ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار» ، جب طواف کے سات چکر مکمل ہوجائیں تو داہنے کاندھے کو ڈھانپ لیں کیونکہ حالت نماز میں کاندھا کھلا نہیں رکھا جائے گا۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کے بعد کی دو رکعات پڑھی جائیگی اور ان دو رکعات میں پہلے

(1) حسبِ کہ نبی ﷺ طرف داخل ہوئے تھے
(2) حسبِ کہ آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ لاٹھی حجراسود کو لگا کر بوسہ لیا

سورۃ فاتحہ کے بعد «سورۃ کافرون» اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد «سورۃ اخلاص» کی تلاوت کی جائے گی۔ اور اسکے بعد آب زمزم پیے اور اللہ سے دعا کریں اور پھر حجر اسود کے واپس آجائیں اور اشارہ کریں اور تکبیر پڑھیں۔

- پھر صفا پہاڑی طرف جائیں اور اس کے اوپر چڑھتے ہوئے یہ آیت پڑھیں « إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ » «أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ» پھر اوپر چڑھنے کے بعد قبلہ رو ہو کر اذکار اور دعائیں کریں اور پھر پڑھیں « اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ» ، پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں ۔تین دفعہ یہ کلمہ پڑھیں اور پھر مروا کی طرف چلا جائے اور ان دونوں کے درمیان سبز نشان یا لائٹ ہے تو ان سبز نشانوں کے درمیان تیز تیز چلے اور یہی اذکار تسبیح اور تمہید کے ساتھ مروہ پر بھی کریں۔
- ساتویں چکر کے بعد جو مروہ پر ختم ہوگا بال کٹوائے [1] اور اپنا عمرہ مکمل کرے اور احرام کی پابندی سے آزاد ہوجائے

3. منی میں

(آٹھویں دن)(یوم ترویہ) کو جب آپ منی میں پہنچ جائیں حجاج کرام[2] مکہ میں وہ احرام اپنے گھر (یا ہوٹل وعنرہ) سے باندھیں گے اور «لبیک اللھم حجۃ لا ریاء فیھا ولا سمعۃ» ان کلمات میں تلبیہ پڑھیں گے ، اور ظہر سے پہلے منی پہنچیں گے، ساری نماز منی میں

(1) حرم کے اندر بال کٹوانے سے گریز کریں۔ باہر دکان جاکر یا اپنی رہائش گاہ پر کٹوائے تو بہتر ہے۔
(2) جو عمرہ کر چکے تھے اب حج تمتع کر رہے ہیں یا صرف حج افراد کر رہے ہیں۔

اپنے اپنے اوقات میں قصر پڑھیں گے[1] اور رات منی میں ہی رہیں گے اور پھر فجر کی نماز بھی منی ہی میں پڑھیں گے۔

4. عرفہ میں

(نویں ذی الحجہ) آفتاب طلوع ہونے کے بعد منی سے روانہ ہونگے اور مقام نمرہ جو عرفات کے قریب ہے وہاں پر خطبہ سننے کے لئے اتریں گے، نماز ظہر پڑھیں گے اور خطبہ حج سنیں گے[2]، نماز ظہر پڑھیں گے اور عصر[3] بھی وہیں پڑھیں گے ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ قصر نمازیں، پھر ممکن ہو تو عرفہ پہاڑی کے قریب جائے«جبل رحمة»[4] یا عرفہ میں کسی بھی مقام پر ، بشرطیکہ حدود عرفہ کے اندر ہوں، قبلہ رخ ہو کر، دونوں ہاتھ اٹھا کر اگر سواری پر ہوں یا جہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں گے آفتاب غروب ہونے تک، اور ساتھ تلبیہ بھی پڑھتے رہیں گے[5]

5. مزدلفہ میں

مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ قصر پڑھیں گے ، اور رات کو وہیں سوجائیں گے، اور فجر کی نماز کے بعد مشعر حرام کے پاس کھڑے ہوں گے[6] ، یا کسی بھی جگہ مزدلفہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے قبلہ رخ ہو کر، یہاں تک کہ صبح کافی

(1) یعنی چار رکعات والی نماز کو دو رکعات میں پڑھیں گے۔
(2) یا آجکل سہولت ہے کہ اپنے خیموں میں اسپیکر یا ریڈیو پر بھی سن سکتے ہیں۔
(3) جماعت کے ساتھ قصر۔
(4) جہاں نبی ﷺ پہنچے تھے۔
(5) اور یہ دعا «لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر» بھی پڑھتے رہیں گے اور دعائیں بھی کرتے رہیں گے۔
(6) جہاں آج کل مسجد ہے ،یہ مزدلفہ میں پہاڑی کا نام ہے۔

روشن ہو جائے (یعنی فجر کا جو آخری وقت ہے) آفتاب طلوع ہونے سے پہلے تک۔[1]

6. منی میں

(دسواں دن، یوم نحر یا عید کا دن) سورج طلوع ہونے کے بعد سب سے پہلے سیدھے پہنچیں گے جمرہ کبریٰ[2]، جبکہ قبلہ داہین جانب اور عرفات بائیں جانب ہوگا اور سات کنکریاں جمرہ عقبہ کو ماریں گے ، ہر کنکری «اللہ اکبر» کہتے ہوئے ماریں گے ، اور یہاں پر تلبیہ بند کردیں گے اور تکبیر کہتے رہیں گے، اور پھر رمی کرنے کے بعد اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کریں گے، پھر اپنے سر کے بالوں کو خواتین تھوڑا تھوڑا کاٹیں گی، اور مرد یا تو کاٹیں گے یا پھر منڈوائیں گے۔ جب بال کٹوا لئے تو رمی جمرہ کے بعد ہر چیز حلال ہو جاتی ہے سوائے زوجین کے تعلقات کے۔[3]

7. مکہ میں

طواف افاضہ کریں گے ، اس میں رمل بھی نہیں ہے اوراضطباع بھی نہیں ہے،[4] دو رکعات طواف کی مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھی جائے گی پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جائے گی پہلے

(1) اس کے بعد آفتاب طلوع ہونے سے پہلے ہی روانہ ہوجاینں گے منی کے لئے ، یہ عید کا دن ہے۔
(2) بڑا جمرہ جو مکہ کی طرف ڈھلوان (اترائی) میں ہے۔
(3) بیوی شوہر کے لئے حلال نہیں اور شوہر بیوی کے لئے حلال نہیں باقی جو پابندیاں حالت احرام میں تھیں وہ رمی اور جمرات عقبہ کے بعد ختم ہو جائیں گی کیونکہ آپ نے بال کٹوالیے ہیں۔
(4) عام حالت میں اپنے عام کپڑوں میں ، اگر احرام کی چادر بھی ہے تو کندھا وغیرہ کھولنے کی ضرورت نہیں، اسے طواف حج یا طواف افاضہ بھی اسکو کہا جاتا ہے ، اورطواف زیارت بھی کہا جاتا ہے۔

کی طرح۔[1]

8. میں منیٰ

مکہ میں طواف زیارۃ کرنے کے بعد ، منیٰ دوبارہ لوٹیں گے، ایام تشریق (11,12,13 ذی الحجہ)منیٰ میں رہیں گے [2]۔اور ہر دن زوال کے بعد تینوں جمرات کو بالترتیب رمی کریں گے ، جمرہ صغریٰ میں سات کنکری کے ساتھ رمی کریں گے اور ہر کنکری کو «اللہ اکبر» کہہ کر ماریں گے ، پھر ذرا دائیں طرف ہو جائیں گے اور قبلہ رخ ہو کر دعاء کریں گے، پھر جمرہ وسطیٰ کو رمی کریں گے ، پھر بائیں طرف جا کر قبلہ رخ ہو کر دعاء کریں گے ، پھر جمرہ کبریٰ (جو کہ آخری جمرہ ہےجو مکہ کی طرف ہے) اس کو رمی کریں گے ، اور قبلے کے بائیں طرف ہو کر رمی کریں گے، اور اس کے بعد دعاء نہیں ہے ۔

اگر منیٰ سے جلدی نکلنا ہو تو صرف ایام تشریق میں سے 11 اور 12 کو رمی کرے ، اور کوشش کرے اگر ممکن ہو سورج ڈوبنے سے پہلے منیٰ کو چھوڑ دے۔

9. مکہ میں

آخر میں مکہ چھوڑنے سے پہلے طواف وداع ہوگا اور ساتھ ہی دو رکعات طواف مقام ابراہیم کے سامنے پڑھی جائیں گی ، پھر اپنے

(1) کیونکہ اگر حج تمتع کر رہےہیں تو سعی کریں گے ، اور وہ لوگ بھی سعی کریں گے جنہوں نے حج قران اور حج افراد کی نیت کی اور پہلے سعی نہیں کی ، لیکن جن لوگوں نے حج افراد اور حج قران کی نیت کی اور پہلے سعی کر لی تو وہ اب سعی نہیں کریں گے۔

(2) کہیں نہ جایئں ، 12 تک ضروری ہے اور 13اختیاری ہے۔

وطن نکل جائیں گے[1] ۔

❀ دوران حج جن کاموں کی رخصت دی گئی ہے

احرام کی پابندیوں کا استطاعت کے مطابق خیال رکھا جائے پھر بھی بہت سے کاموں میں حاجیوں کو رخصت دی گئی ہے۔

وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. حالت احرام میں (چاہے وہ عمرے کا احرام ہو یا حج کا احرام ہو) حاجی کو غسل کرنے کی رخصت ہے حتی کہ سر کے بالوں کو دھونے کی بھی ، اگرچہ سر کے کچھ بال گر ہی کیوں نہ جائے ۔
2. حالت احرام میں بالوں کو تیل وغیرہ لگانا ، کنگھی کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ اس تیل میں خوشبو وغیرہ نہ ہو۔
3. احرام کی جو چادریں ہوتی ہیں ان کو ان ہی جیسی دیگر چادروں میں تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے[2]۔
4. حالت احرام میں تمام طرح کے جوتے پہنا جائز ہیں[3] ۔ مرد و عورت دونوں گھڑی بھی پہن سکتے ہیں ،چشمہ بھی استعمال کر سکتے ہیں ، اور احرام کے ساتھ جو بیلٹ باندھا ہوا ہو اسے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے ، اور اسی طرح عورتوں کے لئے حالت احرام میں زیورات پہننے کی رخصت بھی ہے ، مطلب بالیاں ، انگوٹھی وغیرہ حالت احرام میں پہن سکتی ہیں۔

---

(1) یہ یاد رکھیں مکہ والوں پر ، اور حیض ونفاس والی خواتین پر طواف وداع یہنں ہے۔ حاجی کا آخری کام تیب اللہ کا طواف ہونا چاہیئے، یعنی مکہ کو الوداع کرنا چاہیے۔
(2) یعنی کہ سلے ہوئے کپڑے یہنں پہن تسکے مثلاً کرتا، شلوار وعرنہ یہنں پہن تسکے ، لکں احرام کی چادریں بدل تسکے ہیں اگر وہ گندا ہو جائے ، اور اسی طرح خواتین بھی اپنا لباس تبدیل کر سکتی ہیں ۔
(3) ضروری یہنں کہ وہ چپل ہی ہو بلکہ کسی بھی طرح کا جوتا حالت احرام مںی پہنا جا سکتا ہے۔

5. اسی طرح یہ بھی مباح ہے کہ کسی خیمے کے سائے میں بیٹھ سکتے ہیں ، یا چھتری سے بھی سے سایہ لے سکتے ہیں ، یا سر پر کوئی کپڑا بھی باندھ سکتے ہیں لیکن اسے مضبوطی سے نہ باندھیں [1]۔

6. جس کو جوتے میسر نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے ۔

7. اگر کوئی آدمی معذور ہے اور وہ اگر منی میں قیام نہیں کر سکتا تو اسکے لئے مباح ہے کہ وہ مکہ میں ہی رک سکتا ہے ۔

8. دو دن کی رمی ایک دن میں ہی ایک ساتھ کرنا ۔[2]

9. ایام تشریق میں جو دن میں رمی نہیں کرسکا وہ رات کو یعنی فجر سے پہلے تک رمی کرسکتا ہے۔

10. اسی طرح جو ضیعف اور کمزور ہوں تو وہ اگر آدھی رات کو ہی مزدلفہ سے نکل آئیں تو انکے لئے رخصت ہے اور وہ عام لوگوں سے پہلے رمی کر سکتے ہیں ۔

11. کمزور شخص کی طرف سے رمی کوئی اور بھی کرسکتا ہے یعنی کسی اور شخص کو نائب بنا سکتا ہے۔

12. حائضہ اور نفاس والی عورت کو طواف وداع سے رخصت دی گئی ہے۔

13. بعض اہل علم کے نزدیک حائضہ اور نفاس والی عورتیں بوقت اشد مجبوری/ضرورت کے تحت غسل کر کے طواف افاضہ کر سکتی ہیں۔

14. بوقت ضرورت جو لوگ معذور ہوں وہ طواف اور سعی پہیوں والی کرسی (ویل چیئر) پر بھی کر سکتے ہیں۔

---

(1) اسی طرح عورتیں جب گھونگھٹ نکالیں تو وہ زیادہ مضبوطی سے نہ باندھا ہوا ہو ، اسی طرح مرد بھی اگر کوئی چادر لے تو وہ ڈھیلی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ، گیلا کپڑا وغیرہ بھی گرمی سے بچنے کے لیے لیا جا سکتا ہے۔

(2) اللہ اکبر اور بسم اللہ کہہ کر جمرات شروع کریں۔

15. دس ذی الحجہ کے دن کے مرحلوں میں اگرچہ ترتیب ضروری ہے جیسے رمی کرنا ، قربانی کرنا ، سر منڈوانا ، پھر طواف ، پھر سعی کرنا ، لیکن اگر کوئی کام آگے پیچھے بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

16. حالت احرام میں حجامہ کرنا حاجی کے لئے جائز ہے اگرچہ کچھ بالوں کو کاٹنا پڑے۔

17. حالت احرام میں کسی موذی جانور کو قتل کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

18. حالت احرام میں خرید و فروخت اور لین دین میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

❀ حالت احرام میں ممنوع کام

احرام کے آداب کے منافی جو کام ہیں ان سے بچنا چاہیے اور وہ ہیں:

1. سر اور جسم کے بال یا ناخن وغیرہ کاٹنا منع ہے۔
2. خوشبو لگانا۔
3. حالت احرام میں جماع و مباشرت کرنا ہے۔
4. خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔
5. مرد کے لئے سر کو ڈھانپنا یا کوئی سلا ہوا کپڑا پہننا یا موزے پہننا۔
6. عورت کے لیے الگ سے نقاب کا کپڑا لگانا یا دستانے پہننا حالت احرام میں منع ہے۔

❀ حج میں فدیہ کے احکام و مسائل

1. ھدی تمتع والقران[1] ایسے حاجیوں کے لئے ہے جو حج تمتع اور حج قران کر رہے ہوں اور اگر انھیں قربانی کا جانور دنبہ یا دنبی نہ ملے تو دس دن روزہ رکھیں گے تین دن وہیں مکہ میں اور سات دن اپنے وطن میں اپنے گھر آ کر۔

2. دم جزاء : اگر احرام میں شکار کیا ہو تو اسی کی مثل فدیہ دینا یوگا مویشی چوپایوں میں سے یا صدقہ کرے یا روزے رکھے[2]

3. دم فدیہ: جس آدمی نے اپنے کچھ بال توڑے ہوں یا کاٹے ہوں سر کے یا کہیں کے بھی تو اس پر صدقہ ہے چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا پھر تین دن کے روزے رکھنا۔

4. دم الفواد والاحصار: اگر میقات پر شرطیہ نیت نہیں کی ہے اور پھر کسی وجہ سے احرام کھولنا پڑ گیا تو ایسی صورت میں قربانی کا جو جانور ساتھ ہے اس کو وہیں ذبح کرنا پڑے گا اس کو دم فواد یا احصار کہتے ہی[3]ں

---

(1) حالت احرام میں حج و عمرہ کرنے والے مرد وزن سے احرام کے آداب کے منافی کوئی خیر یا محضورات احرام کے تقاضے کے خلاف کوئی قدم اٹھ جائے تو اس پر فدیہ ہے۔ جو آدمی حج عمرہ کی نیت ایک ساتھ کررہا ہو یعنی قران یا حج وغیرہ ایک ہی سفر میں کررہا ہو پہلے عمرہ کر کے پھر حج کا احرام 8 تاریخ کو باندھے جس کو حج تمتع کہتے ہیں تو اس پر ھدیہ جمران نہیں شکران فرض ہے یعنی اللہ کے شکرانے کے طور پر قربانی کرنا۔ قربانی تو ساری قربانی ہے لیکن یہ عام قربانی نہیں ہے یہ صرف عید کے دن سے لے کر تیرھویں تاریخ کی مغرب سے پہلے تک ہوگی اور صرف حدود حرم کے اندر ہوگی۔

(2) جب کوئی خوشی سے شکار کیا ہو تو جس طرح کا پرندہ یا جس طرح کا موشی ذبح کیا یا شکار خشکی میں کیا ہو تو اسی کی مثل فدیہ دینا پڑے گا جیسے مثال کے طور پر کبوتر شکار کیا تو مرغی کا فدیہ دینا پڑے گا اور اگر ہرن کا شکار کیا ہو تو بکری یا دنبی کا فدیہ دینا پڑے گا ورنہ صدقہ جسے اہل علم طے کریں گے کہ غلہ کتنے وزن کا ، ایک صاع، آدھا صاع کس قسم کے جانور کے شکار کرنے پر دینا پڑے گا یا پھر روزے رکھنے پڑیں گے تین دن کے روزے یا پھر صدقہ یعنی چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

(3) حج کی تیت اور ارادے سے آپ احرام باندھ کر گئے لیکن کسی وجہ سے حج نہ کر سکے یا راستے میں کوئی رکاوٹ آگئ، کسی نے روک دیا، اور حج اور عمرہ فوت ہوگیا اگر میقات پر شرطیہ نیت نہیں کی ہے اور پھر کسی وجہ سے احرام کھولنا پڑ گیا تو ایسی صورت میں قربانی کا جو جانور ساتھ ہے اس کو وہیں ذبح کرنا پڑے گا اس کو دم فواد یا احصار کہتے ہیں ، لیکن اگر میقات سے شرطیہ نیت باندھی ہے کہ آدمی کہے کہ اگر کسی رکاوٹ نے مجھے روک لیا تو اے اللہ میں وہیں حلال ہو جاؤں گا تو اس کا کوئی دم کوئی فدیہ وغیرہ نہیں ہے۔

5. الدم لترک الواجب: حج کا کوئی بھی واجب چھوڑ دیا جائے تو دم ترک واجب دینا پڑے گا۔ [1]
6. دم الکفارہ: اگر تحلل سے پہلے بیوی سے تعلقات قائم کئے تو کفارہ ادا کرنا ہوگا۔[2]

❀ وہ کام جن سے حج باطل ہو جاتا ہے

ان دو کاموں میں سے کوئی ایک ہو جائے تو حج باطل ہو جاتا ہے ، پھر دوسرے سال حج کی قضا ادا کرنا فرض اور واجب ہو جاتا ہے۔

1. تحلل اُصغر سے پہلے جماع کرنا ۔
2. حج کے جو ارکان پہلے بیان ہو چکے ہیں ان میں سے کسی ایک رکن کو بھی چھوڑ دینا ۔

(1) واجبات حج سات ہیں مثلاً میقات سے احرام یہنں باندھا یہ واجب ہے رکن یہنں رکن صرف احرام مطلق ہے ۔ دم جبراً یہ ہے کہ مکہ میں ایک مویشی جیسے دنبہ، دنبی، بکری ، بھیڑ وغیرہ ہیں اسطرح کے جانور کو ذبح کر کے صرف فقراء حرم میں تقسیم کیا جائے گا اور خود نہیں کھائیں گے اہل علم نے کہا ہے کہ اگر یہ نہیں ہو سکے تو پھر دس دن کے روزے رکھے اور بعض علماء کا فتویٰ ہے کہ انتظار کرے جب بھی زندگی میں میسر ہو تو دم جبراً دے۔

(2) وقوف عرفہ سے قبل یعنی تحلل اول سے پہلے ، تو نفیتي طور پر حج فاسد ہو جائے گا اور اوٹ کا فدیہ دنیا پڑے گا اور دوسرے سال دوبارہ حج بھی کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر تحلل ثانی کے بعد یعنی رمی کرنے کے بعد میاں بیوی کے تعلقات قائم ہوئے تو ایسی صورت میں ایک دنبی کا فدیہ دینا کافی ہوگا۔

چند اسلامی شعائر

چند اسلامی شعائر مندرجہ ذیل ہیں:

1. خاندان کی تعمیر (فیملی بلڈنگ) ہو یعنی خاندان اور اُسرۃ کی بنیاد عقدِ نکاح پر ہو ، ایسے عقدِ نکاح پر جو شرعی احکام کے زیرِ سایہ تعمیر ہو۔ دونوں فریقین کا باہم اس پر راضی ہونا اور موافقت سے نکاح ہونا[1] ، ولی کا ہونا اور مہر مقرر ہونا، دو معتبر عادل گواہوں کا ہونا، میاں بیوی کے درمیان جو ازدواجی تعلقات ہوں وہ اعلیٰ اور معیاری ہوں، حقوق کی ادائیگی علم و بصیرت کی روشنی میں ہو۔

   عقد نکاح عارضی طور پر نہ ہو بلکہ نکاح کو نبھانے کی مکمل نیت ہو ، اگر یہ رشتہ کوششوں کے باوجود بھی قائم نہ رہ سکے تو دونوں کی مصالحت کے لئے زیادہ بگاڑ سے بچنے کے لئے دو دفعہ طلاق دینا جائز ہے۔جب تک عورت عدت میں رہتی ہے وہ اپنے شوہر کی بیوی ہوتی ہے وہ رجوع کرسکتا ہے جب چاہے، جب عدت ختم ہو جائے تو تجدید عقد نکاح ہو سکتا ہے ۔ اگر شوہر نے تیسری طلاق بھی دے دی تو پھر وہ عورت کبھی بھی اپنے سابقہ شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی یہاں تک کے وہ عورت کسی اور سے نکاح کرے اور شرعا یہ نکاح صحیح ہو اور بلا کسی اتفاق اور بلا کسی غیر شرعی منصوبہ بندی کے ہو۔

2. ایک مسلمان کو اعلیٰ اخلاق کا پیکر بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔[2] مکارم

---

(1) اگر جسکا کوئی ولی نہ ہو تو مسلمان حاکم وقت یا اسکا نائب قاضی اور ولی بن سکتا ہے ۔

(2) اکھٹی تین طلاق دینا حرام ہے۔ اہل علم کے نزدیک حیض و نفاس میں طلاق دینا گناہ اور حرام ہے۔ جس طہر میں میاں بیوی کے تعلقات قائم ہوئے ہوں اس میں بھی طلاق دینا حرام ہے ۔ الغرض اگر سو طلاقیں بھی دی جائیں تو وہ ایک ہی شمار ہوگی ۔ ایک طہر میں ایک طلاق دے اس کے بعد رجوع کر سکتا ہے ، اور پھر دوسرے طہر میں دوسری طلاق دے سکتا ہے ، اور اگر تیسرے طہر میں تیسری طلاق دی تو پھر کسی صورت میں بھی نکاح نہیں کر سکتا ، ہاں اگر پہلے سے منصوبہ بندی (پلاننگ) کے بغیر جہاں مرضی ہو وہاں عورت شادی کرے اور وہ آدمی اسکو چھوڑ دے یا اس کی وفات

اخلاق میں صدق ، سچائی ، امانت داری ، عدل و مساوات ، صبر ، حلم و بردباری ، شجاعت و بہادری ، حیا ، عفت و پاکدامنی ،عہد و وفا ، رحمت ، نرمی اور عفو و درگزر وغیرہ شامل ہیں۔

3. ہر چیز اور معاملہ میں احسان[1] سے کام لینا، لوگوں کے لیے خیر کی چاہت رکھنا ان سے اچھے انداز سے پیاری گفتگو کرنا ، اور سلام کو عام کرنا چاہے کسی کو پہچانے یا نہ پہچانے سب کو سلام کرنا ، نیکی اور اچھائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا ، اور حلال کمائی کی پوری کوشش کرنا ، اور اپنے آپ کو ایسے خیر کے کاموں میں مصروف رکھنا جو دنیا اور آخرت میں نفع بخش ہوں[2] ۔

4. علم سے محبت ، حصول علم ، اور علم کی تعلیم ، امر بالمعروف (بھلائی کا حکم دینا) ، اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) ، اور اللہ کے دین کی طرف دعوت دینا (دعوت الی اللہ) حکمت اور اچھے وعظ و نصیحت (الموعظہ الحسنہ) کے ساتھ ۔

وباللہ التوفیق وھو الھادي إلی صراط المستقیم

ہو جائے تو پھر اگر یہ (عورت اور اسکا سابقہ شوہر) چاہیں تو دونوں آپس میں نکاح کرسکتے ہیں۔

(1) اخلاق کا معیار لوگوں کی پابندی نہیں بلکہ اعلی اخلاق کا معیار قرآن و سنت اور سیرت رسول ﷺ اور سیرت سلف ہے ۔

(2) ان میں سے سب سے زیادہ نفع بخش ہے علم (دین) حاصل کرنا ، اس کو پھیلانا ، اور اسکی نشر و اشاعت کرنا ہے ہے۔

فہرست

مقدمہ ناشر	6
مقدمہ	8
ایمان	10
ایمان کی تعریف	10
ایمان کے ارکان	10
پہلا رُکن: ایمان باللہ	10
دوسرا رُکن :فرشتوں پر ایمان	12
تیسرا رکن :آسمانی کتابوں پر ایمان	13
چوتھا رکن :ایمان بالرسول	14
پانچواں رکن :آخرت کے دن پر ایمان	17
چھٹا رکن :تقدیر پر ایمان	19
❀ نواقضِ اسلام/ ایمان	20
❀ ایمان میں اضافہ	22
اسلام	25
❀ ارکان اسلام	25
پہلا رکن : شہادتان	26
دوسرا رکن: نماز	27
❀طہارت کی شرائط	27
❀ وضو کا طریقہ	30
❀ غسل	32

❀ تیمم 33
❀ موزوں پر مسح کرنے کے لیے چار شرطیں ہیں 34
❀ نماز میں لباس کی شرائط 35
❀ نماز نبوی 35
❀ سجدہ سہو کے احکامات 47
❀ وہ کام جو دوران نماز جائز نہیں 50
❀ نماز کو باطل کرنے والے امور 52
❀ جمعہ اور عیدین کے مسائل نماز 53
❀ متفرق نمازیں 56
❀ فرض نماز سے پہلے اور بعد کی سنتیں 60
❀ نفلی نمازیں 61
تیسرا رکن: زکوۃ 63
❀ مال کی وہ اصناف واقسام جس پر زکوۃ فرض ہے 64
❀ مستحقین زکوۃ 66
❀ زکوۃ الفطر (فطرانہ) 67
❀ اسلام کا چوتھا رکن الصیام (روزہ) 67
❀ روزے کو باطل کرنے والے امور 67
❀ کن چیزوں سے روزہ باطل نہیں ہوتا 68
❀ کے آداب / طریقہ روزہ 70
❀ ایسے ایام جن میں روزہ رکھنا مستحب ہے 71
❀ ایسے دن جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں 71
پانچواں رکن حج 72

❀ ارکانِ حج 72
❀ واجباتِ حج 73
❀ حج کی صفات 73
❀ دوران حج جن کاموں کی رخصت دی گئی ہے 80
❀ حالت احرام میں ممنوع کام 82
❀ حج میں فدیہ کے احکام و مسائل 83
❀ وہ کام جن سے حج باطل ہو جاتا ہے 84
چند اسلامی شعائر 85

اس کتاب «تعلیم بالغاں» میں تمام وہ ضروری دینی تعلیمات بیان کی گئی ہیں جن کا حاصل کرنا ہر عاقل بالغ مرد و زن پر فرض ہے (فرض عین)۔ اس کے مبادیات میں ارکان ایمان، ارکان اسلام، توحید، اور اتباع سنت ، شہادتین کے تقاضے شامل ہیں جن کے بارے میں علم حاصل کیے بغیر عمل صالح ممکن نہیں۔ اس لیے اس کتاب سے استفادہ حاصل کرنا آخرت کے لیے توشہ خیر جمع کرنے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات